

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE16999

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خير
نبي المرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين، فرمايا جناب رسول
الله صلى الله عليه وسلم في خير قوله من تعلية القرآن وعلمه به ثم من
وه شخص بجزء سے قرآن اور پڑھاوے اور بھی حدیث میں آیا ہے افضل
العباد کا قرآن اذ قرأ القرآن انما افضل سب عباد تو نین تلاوت قرآن ہو لیکن قرآن
زبان عربی میں جو صحیح پڑھنا اسکا ممکن نہیں جب تک پڑھنے والا قواعد قرات
سوداقت نہ لہذا فقہاء اور فراسنے قرات سیکھنے کی بہت تاکید کی ہو اور لکھا ہو
کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب بھی ہوتا ہے جب صحیح موافق قواعد قرات کی پڑھے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے و سئل ان توثیقاہ سنہما لکی پڑھ قرآن کو خوب سنہما لکی
اسی بیت کی تفسیر میں تریل کو جو یہ کہ بھی تفسیر کیا ہو تو یہ کہتے ہیں قرآن اذ قرات کو بایں سب

بندہ نیاز مند بارگاہ رب محمد العظیم بذیل نسیان نبی محمد غفرلہ اللہ الا احد
 کار ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالہ مختصر کے فن قرأت میں زبان
 اور دھان دونوں کہ ہمیرنگ تقدیر وار جزیرہ انڈین پر شوق حکیم صاحب
 باخلاق حمیدہ تملکات پسندیدہ ذوالشرف العلوی والحمد للہی حکیم کریم بخش
 صاحب السلمہ الارب الواب ڈاکٹر جزیرہ مذکورہ کا واسطے تعلیم قرآن مجید کے باعث
 ظہور ارادہ قدیمہ ہوا لہذا یہ رسالہ لکھنا ہر مشقت چار باب اور خامہ پر باب
 اول میں فرق حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہر باب دوم
 میں احوالی نون ساکن کا بیان ہر باب سوم میں مکا بیان ہر باب چہارم
 میں وقت و وصل کا بیان ہر خامہ میں چند فوائد مذکور ہیں اور نام تاریخی اس
 رسالہ کا البیان الجزیل للترقیل ہر باب اول حروف مشتبہ الصوت
 اور تفخیم اور ترقیق کے بیان میں حروف مشتبہ الصوت وہ حروف ہیں جنکی آواز
 ایک سی ہو عوام انگوا سطح پڑھتے ہیں کہ فرق نہیں معلوم ہوتا ہے اور یہ ہیں
 اع ط ث ص ص ح ذ ح ط صی فرق اع میں یہ ہے کہ ا ح ط میں سٹے
 سے نکلتا ہے اور ح ح ط کے پیچ سے نکلتا ہے اور ت ط میں یہ ہے
 کہ ط پڑے اور ت پڑ نہیں اور ث س ص میں یہ فرق ہے کہ ثا ہے سٹے
 نکلتی ہے نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتوں میں لگاتے سے اور س
 ص کو تلفظ میں کنارہ زبان نیچے کے اگلے دانتوں میں لگتا ہے اور سیٹی کی
 آواز نکلتی ہر ث میں نہیں نکلتی اور س ص میں بھی فرق ہے
 کہ ص پر ہے اور س پر نہیں اور فرق ح و میں مثل ع آ کے ہے یعنی

حلق میں تلے سے نکلتی ہے اور ح حلق کے پیچ سے اور فرق ذمہ میں یہ ہے
 ذمہ ٹ کے آہستگی سے نکلتی ہے نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے
 دانتوں میں لگانے سے اور نہ تلے کے دانتوں میں لگانے سے اور
 نہ میں سے نکلتی ہے ذمہ میں اور نہ پڑے اور نہ بھی پڑے لیکن ضی اور
 ظ میں فرق یہ ہے کہ ضی نکلتا ہے سامنے کے کنارے زبان کے لگانے سے
 بائیں طرف کی اوپر کی ڈاڑھوں کی طرف سے یا سیدھی طرف کی مگر بائیں طرف سے
 آسان ہے اور ظ نکلتی ہے کنارے زبان کے سامنے کے اوپر والے دانتوں لگانے سے
 او اگر ضی کا بہت مشکل ہے اور فرق ضی ظ میں بھی بہت مشکل ہے اس لیے
 جزری وغیرہ قراآت کی کتابوں میں اور کتب تفسیر میں فرق ضی کا طے ہو یا ہتمام
 تمام بیان کیا ہے آدمی دھیان کر کے سیکھ لے تو آسان ہو مگر ایک بلا ہی عام
 اس زمانہ میں یہ ہو گئی ہے کہ ضی کو بصورت دال کے پڑھتے ہیں مثبہ الصوت
 دال کا اسے کر دیا ہے کہ دال پڑھیں سو یہ بات جلد کتب قراآت اور تفسیر اور فقہ
 اور خلاف ہو سب کتابوں میں ضی کا مثبہ الصوت ہو تا ظ سے ثابت
 ہوتا ہے نہ دال سے شاہ عبد الغنی صاحب نے تفسیر فتح الغریز میں آیت
 وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ الْمُتَنِينِ کی تفسیر میں اور ایک مقام میں ضی کا
 مثبہ الصوت ہو نا ظ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور فتاویٰ فاضلین
 اور اتقان اور بہت کتابوں میں نقد کی اس بات کی تصریح ہے فاس لا
 صرف مثبہ الصوت کا فرق سیکھ لیتا فرض ہے اور نہایت ضرور ہے
 اس واسطے کہ ان حرفوں میں فرق نہ کرنے سے کلمہ بدل جاتا ہے اور اکثر نسخے بھی تغیر

ہو جاتے ہیں اور فرق سیکھ لینا بہت مشکل نہیں مگر دو گن دین کے کاموں میں فرق و
 محنت نہیں کرتے اور شکل اور محال سمجھ لیتے ہیں بخلاف دنیا کے کاموں کے
 محنتیں اٹھاتے ہیں اور کیسے کیسے شکل کام انجام دیتے ہیں اور
 کتب معتبرہ فقہ میں لکھا ہو کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہ ہو اور سیکھنا اور شواہد
 ساری عمر سیکھنے میں کوشش کرے کبھی اس کام سے معاف نہیں
 بیان تھیں اور ترقیق کا تفہیم کہتے ہیں پُر پُر پڑھنے کو اور ترقیق کہتے ہیں
 باریک پڑھنے کو بعض حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہیں وہ یہ ہیں ح
 صی ط ظ ع ق یہ حروف ساکن ہوں یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پُر پڑھے
 جاتے ہیں اور بعض حروف کبھی پُر پڑھے جاتے ہیں اور کبھی باریک وہ ہوں یا
 جب مفتوح یا مضموم ہو پُر پڑھے جاتی ہیں جیسے سر بنّا و لہ سلیم میں اور جب مکسور
 ہو پُر نہیں پڑھے جاتی جیسے راجا اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور اقبل
 اُسکے ضم یا فتح ہو پُر ہوتی ہے جیسے بَرَد اور اذکر میں اور جو ماقبل اُسکے کسرہ
 ہو پُر نہیں ہوتی جیسے کفر میں لیکن اگر کسرہ ماقبل کا عارضی ہو جیسے ارجح
 میں یا دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رجب ارجحون میں اور بعد اس حروف پُر ہو جیسے
 من صا د میں کہ بعد ساکن ماقبل مکسور کے صی حرف پُر ہے تو ایسی ساکن
 بھی پُر پڑھے جا لگی اور اگر ساکن بسبب وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن ہی ہو جیسے
 بخیر یا خبیث یا باریک پُر پڑھے جا لگی اور اگر کوئی اور حرف ہو تو ماقبل کے
 ماقبل کو دیکھنے کے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قد کفر تو پُر ہوگی سوائے لفظ
 بسر کو الفجر میں کہ اس میں باریک پڑھنے کو اول لکھا ہے نہیں تو باریک جیسے سلیمان

موالفاظ میں اس کی کایہ حال ہے کہ لام لفظ اس کا جب ما قبل اس کا مفتوح
 جیسے اللہ کوثر السموات والارض من یا مضموم کفعل اللہ مایا ع پر پڑھا
 جاتا ہے اور جو ما قبل اس کا کمسور ہو تو بار یک پڑھا جاتا ہے جیسے اللہ
 مایا السموات وما فی الارض فاعل لا حقیقت پر پڑھنے کی
 یہ ہر کہ حرف کو اس کے مخرج میں بڑا اور بھاری پڑھو لوگ جو حقیقت پر پڑھنے کی
 یہ سمجھتی ہیں کہ قریب مضموم پڑھو بلکہ بعضے حرف پر کو اس طرح ادا کرتے ہیں کہ اس کے
 بعد واو معلوم ہوتا ہے مثلاً طائب کو بطور مکوا لب کے پڑھتے ہیں سو یہ غلطی
 پڑ پڑھنے کو عربی میں نفیہ کہتے ہیں اس کے معنی میں فخیم کرنا یعنی بڑا کرنا اور پڑ کے
 معنی میں زیادہ کے اور بھروسے ہو کر اور موٹے کے جیسے پڑ قلم بولتے ہیں
 یہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہیں نہ قریب بضمہ کرنے پر و لہذا الفحیہ بوقت مضموم
 ہونے صرف کے بھی ہوتی ہے حالانکہ اس وقت میں ما قبل بضمہ ہونی کی کوئی صورت
 نہیں یا اب و و م فون ساکن کے حال ہیں اور ایسے ہی تنوین کو کہ ہر دو زیر یا دو پڑ
 کہ لکھی جاتی ہے اور حقیقت میں وہ بی فون ساکن ہے چار حال ہیں اد غام - اجفا
 اظہار - ابذل او غام کہتے ہیں ایک حرف نو دوسرے حرف سے ملا دینے
 کو اور مشد د کرنے کو جب تون ساکن یا تنوین کی مملوون کے حرف میں سے
 کسی حرف سے پہلے پڑے اس کو اس حرف میں اد غاص کرتے ہیں لیکن ل اور
 م میں از غہ جیسے لہ یکی کہ من کد نامن لہ لکلمہ میںنا کیخیرہ من
 ربک شرف زجیمہ اور ی دم من جبکا مجموعہ یو من سے یا غہ
 جیسے من یکن غہ من ورا اہمہ شبک و سن بر و س سولہا

بِمَا خَطِيئَاتِهِمْ يُدْخِلُكُمْ فِيهِ مَن يُكْفِّرُ بِكُفْرِهِمْ إِنَّهُ كَانَ قَاسِمًا
نُون کے لیے ہر جو آخر میں ہو اور جو پہنچ میں ہو جیسے دُنیا اور ضُنوٰں اُس کے
لیے یہ قاعدہ نہیں ہوا اُس کا ادغام نہوگا بلکہ اظہار ہوگا اِخْفَا اُس کو کہتے
ہیں کہ نون کو مابعد کے حرف سے اس طرح ملا کے پڑھیں کہ ا د غ ا م تو
نہو مگر قریب باد غ ا م ہو جاوے اور علیحدگی اُس کے سکون کی ظاہر نہو اور نون
ساتھ عنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہیں کہ مابعد کے
حرف سے نون ساکن کو اس طرح پڑھیں کہ علیحدگی اُس کے سکون کی ظاہر ہو
سو نون ساکن یا تنوین جب اقبل حرف حلق کے ہوا اُس کا اظہار
چاہیے حرف حلق چھ ہیں ا ح ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلق میں شہور ہے
حرف حلق شش بودا نور عین پ ہمزہ ما و حا و نا و عین و عین
مثال ہوتے عین ناہ مَن ہُو عَلِمَ عَلِمَ مَر اور سو اے حرف حلق کے
سب حرفوں کے ماقبل نون ساکن اور تنون کا اخفا چاہیے جیسے مَن
فَعَلَ مَن كَفَرَهُ مَن شَكَرَ مَن دَعَا اَنْفُسُكُم مَّا نَا سَاوُكَلَا فَعَصَا
جائزہ پہنچانے فاعل کا قاعدہ اخفا و زنا اظہار نون کا اُس نون
نے لیے بھی ہر جو کلمہ کے میں ہو جیسے اَلْفُ اَلْفُسُ مِیْن مَنعَ مِیْن بِلَان
قاعدہ یر لمون کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہی جیسا کہ ذکر کر دیا ہے
فاعل کا اکثر مصاحف میں ملائت اظہار نون کے ۲ لفظے چھوٹے چھوٹے
سرخ سے درمیان نون یا تنوین اور حرف حلق کے لکھ دیتے ہیں ابراہیل
کہتے ہیں بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین نون سے ہوم

سے بدل دیتے ہیں جیسے مَن بَعْدَ مَن بَعْدًا بَعْدًا بِبِالْعِبَادِ
 اَلْحَبِیْبُ بِبِیْرِ فَا نَصْلُ کَا اکثر مصاحف میں علامت ابدال کی چھوٹا
 سائیم بار یک سُرخ سے بعد نون یا نون کے لکھ دیتے ہیں —
 باب سوم مد کے بیان میں وای کہ انکو حرف علت کہتے ہیں انھیں
 میں مد ہوتا ہے جبکہ ساکن اور حرکت ماقبل کو موافق ہو لینے و کے ماقبل
 ضمہ ہو اور ی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل تو ہمیشہ فتح ہوتا ہے
 سو ایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہیں سو مد کے چار موقع ہیں ایک یہ کہ مد کے
 بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمہ میں جیسے جَاءَ جَنَّتِ سُوءٌ اور اسو مد متصل کہتے ہیں اور
 سیاہی سے لکھتے ہیں یا دو کلمہ میں جیسے وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ فِي آذَانِهِمْ
 اور اسے منفصل کہتے ہیں اور سُرخ سے لکھتے ہیں ان دونوں قسموں کی مد میں
 الف کے برابر بڑھاوے اور مد متصل اور منفصل میں جو فرق مشہور ہے اسے متصل
 کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرہ قرأت میں یہ بات دیکھی نہیں
 گئی بلکہ دونوں کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرے موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے حرف
 مشدود واقع ہو جیسے وَلَا الضَّالِّينَ اَلْحَاجُّونَ میں ما ساکن حروف
 مقطعات میں جیسے اَلْحَمْدُ میں ایسی جگہ بقدر ۳ الف کو مد کرنا چاہیے اور حروف
 مقطعات میں لفظ عین جو کچھ عَصَى اور حَمْدُ عَشَقَ میں ہے بھی مد کیا ہے
 بقدر تین الف کے اگرچہ یہ عین کی مدہ نہیں ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہے کہ
 بعد مد کے جو حرف ہو اُس پر وقف واقع ہو جیسے هَاكِنِي بِرَحْمَتِمْ عِبَادِ
 جَنَانٍ يَعْلَمُونَ هُوَذَا ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کو مد چاہیے

اور اگر بقدر ایک الف ذکر ہے پڑھے یعنی مکررے تو بھی جائز ہے فاضل کا مدکہ
 بہت لحاظ رکھے اس باب میں تساہل مکررے اتفاق میں امام جلال الدین
 سیوطی نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے اُس کے
 سامنے پڑھا اِنَّمَا اَلْقُدْ قَاتُ اللُّفْقَا اِو بے مد کے حضرت ابن مسعود نے
 کہا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس طرح نہیں پڑھایا
 اُسے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعود نے پڑھا اِنَّمَا اَلْقُدْ قَاتُ اللُّفْقَا
 فقرا پر مد کر کے اور کہا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح
 پڑھایا ہوا نکھی اس سے معلوم ہوا کہ مد پڑھنا علیٰ خلافِ مَا اُنْزِلَ
 اللہ پڑھنا ہو فاضل کا ایک موقع مد کا ہو جس پر وہی لوگ قادر ہیں جو معانی
 سے واقف ہیں وہ یہ ہے کہ موقع عظمت و جلال میں یا اور کسی جگہ جو قابلِ
 اہتمام مد کر کے مثلاً اللہ الواحد القہار کے سب الفون پر مد کر کے بیہیت
 و عظمت پڑھے یا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ اَبْرَار کے الف اور فحی
 کی ج پر مد کر کے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی اتفاقاً
 میں یہ موقع مد کا ذکر کیا ہو فاضل کا ایک قسم مکی منقلب ہے کہ قرآن مجید
 میں ۶ جگہ آیا ہو دو اَلَّذِیْنَ کَرَّمْنَا سُوْرَہٗ الْاِنْعَامِ مِیْنِ دُو الْاَلَاٰنِ سُوْرَہٗ یُوْنُسَ
 مِیْنِ دُو الْاَلَاٰنِ اَلَّذِیْ سُوْرَہٗ یُوْنُسَ مِیْنِ اَیْکِ سُوْرَہٗ نَمْلَ مِیْنِ ہَمْزہٗ اسْتِفْہَامِ الْاَلِفِ
 لام تولیف پر جو آیا ہَمْزہٗ الْاَلِفِ لام کا الْاَلِفِ سے بدل گیا اس سے یہ مد حاصل
 ہوا اس لیے یہ منقلب کہلاتا ہو

باب چہارم وقف و وصل کے بیان میں وقف کہتے ہیں ٹھہر جانے کو

اور وصل لانے کو کلام اللہ مجاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور عرب کا دستور ہے اپنے کلام میں وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع میں مواقع مسجع میں لہذا کلام اللہ میں بھی اوقاف واقع ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں اپنے مجاورہ اور سلیقہ کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت انکو نشانیان مقرر کرنے کی نہ تھی جیسا کہ قواعد صرف و نحو اور حرکات لگانے کی انھیں حاجت نہ تھی بعد از ان بسبب اختلاف عجم کے سب باتوں کی حاجت ہوئی اوقاف کے لیے علامتیں مقرر کیں کتاب سجادندی اس باب میں بہت معتبر ہے علامتیں مشہورہ اوقاف لی یہ بین ط ص ج نر صی دائرہ اور نقطہ ملاست آیت کی ہر کوئی نر دائرہ لکھتا ہے کوئی تر الفطہ کوئی دائرہ کے پیٹ میں نقطہ اور حکم اسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کی اگر کوئی نشانی اور ہو جیسے ط م تو جو اس کا اقتضا ہو کر چاہیے اور اگر کوئی نشانی اور نہ ہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت پر لاٹھا ہو جسے آیت لاکھتے ہیں تو اس میں بڑا احتیاط ہے اکثر محدثین اور قرا اس بات کی طرف گئے ہیں کہ وہاں ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات کی طرف کہ نہ ٹھہرے اب مشہور قرا میں بھی ہے کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہی مطلق کی دان اولے ہرم علامت وقف لازم کی ہر وہاں ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے پڑے تو مخفیہ بگڑ جاتے ہیں بلکہ بعض مواقع پر ایسے مخفیہ ہو جاتے ہیں کہ کفر ہے ج علامت ہر جائز کی وہاں ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے نہ علامت کے جائز کی وہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے صی علامت ہرم خفض کی نصت ہے اس بات کی کہ ٹھہر جاوے

یعنی چاہیے تو یہی کہ را کے پڑھنا چلا جاوے مگر اجازت ہے اس بات کی کہ چاہیے
 تو ٹھہر جاوے فائصل کا اس زمانہ کو حافظہ کی عادت ہو کہ را اور ص پر بھی
 خواہی خواہی وقت کرتے ہیں حالانکہ حکم ان دونوں کا یہی ہے کہ وصل چاہیے
 وقف ہو سکتا ہو مگر نگہنا وقف کا بہتر ہے اور ص میں وصل زیادہ ترجیح
 رکھتا ہو نسبت را کے فائصل کا متاخر ہے بعضی علامتیں اور زیادہ کی
 ہیں صلے علامت ہو الوصل اولے کی بیان وصل اولے سے ق علامت
 ہو مطلق کی یعنی کہا گیا ہو کہ بیان وقف ہے ان دونوں موقع پر بھی نہ
 ٹھہرنا چاہیے الوصل اولے کے تو یہی نسخہ ہیں کہ بیان نہ ٹھہرنا اولیٰ ہے
 اور قبل موافق مجاورہ عربی کے علامت ہے ضعف کی فصل علامت ہے
 قد وصل کی بیان وقف اولے جو ق علامت کذلک کی اُس کے یہ
 معنی کہ بیان وقف ہو جو اوپر گزرا ہو وقف صیغہ امر ہو وقف سے بیان وقف
 اولے ہو صیغہ علامت ہو سکتی اور کبھی لفظ سکتی بھی لکھ دیتے ہیں سکتے
 اُسے کہتے ہیں کہ تھوڑا ٹھہر جاوے مانس توڑے فائصل کا
 فقط لا جو بعض پر لکھتے ہیں وہ علامت ہو اس بات کی کہ بیان ہرگز نہ ٹھہرنا
 چاہیے وہ مقابل ہو م کے کہ م میں وقف لازم ہونا ہے اور لا میں وصل
 لازم ہو اگر وہان وقف کرے تو معنی ہو کہ جو مین فائصل کا چند علامتیں اور
 لکھ دیتے ہیں ہم عجب خب تب لب ان علامتوں کو وقف سے
 کچھ علاقہ نہیں بلکہ علامت ہو پانچ آیتوں کی جو اتفاق کو فیض اور بصیرت
 کے ہوں یا فقط نزدیک کو فیض کے اسی طرح کی دس آیتوں کی علامت

ہر اور کبھی اسکی جگہ بھی لکھ دیتے ہیں جب علامت ہر اس بات کی کہ بیان دست
آیتین ہو چکیں موافق شمار بصیرین کے مع مشرکہ کا ہے اور ب بصیرین کی
اور جب علامت ہر اس بات کی کہ موافق شمار بصیرین کے پانچ آیتین ہو چکیں
ج خمسہ کی ہر اور ب بصیرین کی اور تب علامت ہے اس بات کی کہ بیان
آیت ہر نزدیک بصیرین کے ت آیت کی ہے اور ب بصیرین کی اور
لب علامت ہے ایسی بابۃ عتس البصرین یعنی بیان بصیرین کے
نزدیک آیت نین ل ایسی کا ہر اور ب بصیرین کی خاتمہ چند قواعد کے
بیان میں فاضل کا اولیٰ سات قرأتین جو مشہور ہیں نام انکے امانت کو جسے
ان قرأتوں کی بند سوار ہر یہ ہیں نافع مدینہ میں ابن کشیر کہ میں ابی حاضر شام
میں ابو عمر بصیر میں عامر حمزہ کسائی کو فہم فارسی کی ربائی میں یہ نام مذکور ہیں رباعی

در کہ تخت ابن کشیرت امام	نافع زمدینہ ابن حاضر از شام
در بصرہ ابو عمرو علی دار و نام	عام حمزہ کسائی از شام

ہر امام کے و در ادبی ہیں امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قرأت انکی
بروایت حفص ہندوستان میں مروج ہو قاضی کا فانیہ قرآن شریف
کے پڑھنے کو چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا امتیاع لے کے
حضور میں حاضر ہے اور خدا امتیاع لے اس سے کلام فرماتا ہے اور خوش الحانی سے
جہان تک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ نبا کے مگر اس بات کا جانور رکھو کہ راگ راگنی
نپائی جاوے اور ایسے وقت میں کہ بھوکا ہو یا جاما ضرر اور پشیاب کی حاجت
ہو نہ پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا ادب کرے چوسا آنکھوں سے لگایا مصحف شریف

کا سبب ہوا اور پڑھتے وقت ریل پر رکھے یا کچے پر اگر چہ چیزیں نہ ہوں تو خرد دان
 کی تکرار کے لئے رکھنا یا جس فرش پر بیٹھا ہوں رکھے اور بہتر یہ ہے کہ با وضو
 پڑھے اور بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے مگر کلام اللہ کا چھنا ہے جزد دان یا غلاب
 علیہ وسلم کے بے وضو جائز نہیں اور جسکو نہانے کی حاجت ہو اسکو نہ چھنا جائز
 ہے نہ یوں پڑھنا بلکہ اشیاہ والظہار میں ہے کہ نہانے کی حاجت واسے کو اٹھانا
 کلام اللہ کا اگرچہ غلاب میں ہو جائز نہیں فاقیہ ثالثہ مسلمان کو چاہیے
 کہ عادت مقرر کر لے کہ کسی قدر کلام اللہ روز ہر روز لیا کرے امام نووی نے
 رسالۃ البیان فی ادب حملۃ القرآن میں بزرگان سلف کی عادتیں مقدمہ اور
 تلاوت میں نقل کی ہیں جانب اکثر میں ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہے
 کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے چار دن میں اور چار رات میں اور ایک ختم روز کی رات
 صحابہ و تابعین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد میں قرآن مجید
 ختم کیا کرتے تھے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ ہر رات
 میں ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں ۱۱ کلام اللہ ختم کرتے تھے
 تیس رات میں اور تیس دن میں اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح میں اور
 عید دن میں بے شمار بزرگوں کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت
 لوگوں کی اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی نے نقل نہیں کی
 سات دن میں ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فی مشیوق کا ہے یعنی پہلی منزل
 سورہ فاتحہ سے مشرعی ہوتی ہے اور دوسری سورہ مائدہ سے اور تیسری
 سورہ یونس سے اور چوتھی سورہ نبی اسرائیل سے اور پانچویں سورہ شعرا

سورہ بکھرتی سورہ واقعات سے اور سابقین سورہ ہفت سورہ ہفت سہ نام ہر
سورت سے لفظ معنی بشوق حاصل ہوا ہر مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جس قدر
پڑھا ملے ان کو بت پسند ہوتا ہر چنانچہ حدیث صحیح میں وارد ہے اور حافظ کو
چاہیے کہ جس قدر قرآن مجید تلاوت کرنا ہو تہجد میں پڑھے صبحائے اور تالیفین
اور تبرکات سلف کی علی العموم ہی عادت تھی کہ تہجد میں ہی قرآن مجید پڑھا
کرتے تھے قافلہ لا سرا ہے قرآن مجید پڑھنے والوں کو بالخصوص حافظ کو چاہیے
کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ میں نیت خالص رضائے خدا کی رکھے نالاش
اور اپنا حافظہ اور قاری کی کلاما منظور نہو حدیث صحیح میں آیا ہے کہ برز قیامت
خدا تعالیٰ ایک قاری سے کہیگا کہ میں نے تجھے جو نعمتیں دی تھیں اُنکے شکر
میں تو نے میرا کیا کام کیا وہ کیگا میں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھا یا یا افتد فاسے
فرمایگا کہ میرے لیے نہیں پڑھا پڑھا یا بلکہ اس لیے کہ لوگ قاری کہیں ہو
لوگوں نے کہا پھر حکم فرمایگا کہ منہ کے فضل اسے گھسیٹ کے جہنم میں
ڈال دو اس زمانہ کے اکثر حافظ اس بلا میں مبتلا ہیں اکثر فخر یہ سمجھتے ہیں
کہ ہمیں سال بھر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوتا مگر رمضان میں سنا دیتے
ہیں مقصود یہ کہ لوگ کہیں آپکا حافظہ بہت اچھا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ حفظ
کلام اسکا فائدہ تو یہی ہے کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ کلام
کر کے اپنی توفیق کر کے مستحق جہنم ہو جاوے حق تعالیٰ ہمیں اور سب غلامین
کو اخلاق ذمیرہ پر بجاوے اور اس رسالہ کو قبول فرماوے اور موافق کو عافیت

زانہ اور بکات عذاب و آہن کی نہایت کرے اور احباب اور محبان مولفہ کو اپنی
 مصیبت کی توفیق دے اور مرادات انکو حاصل کرے **وَاٰخِرُ وَعُوْدُنَا اِلَیْكَ**
يَا مُرْسِدُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ وَاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ

تمام شد رساله البیان انجریل للترتیل

بسم الله الرحمن الرحيم

بجمله حمد و الصلوة این چند اوراق در بیان مخارج حروف تہجی و بعضی از فوائد
قرآنی که با جاہ است مرقاری قرآن را از ان پنجگانه مختار حضرت شیخ شاطبی دمشقی
خزرجی است شرح مشتمل بر مقدمہ کشتن فصل و خاتمہ کہ در موضح پیران نوشته
شده و نشان این نواب مستطاب مغرالدین خان قاضی غرہ اللہ اغرہ اللہ فی
الدارین و اعلیٰ در جہت فی الکونین و جعل التوفیق رفیقہ لغرہ رخ از دیا و عمرہ و عمر اولادہ
بسیحہ بود و در ہذا القلب بالآخری بالعلیہ سلطان الاعظم و النخاقان الاکرم
نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ خلد اللہ لیکہ بخطایہ قاضی خان از انکہ ہنگی بہت بنامی
تمت الیشان ہو جب حدیث قدسی یقال المرء سیمو انہ تعالیٰ من شغل القرآن
عن ذکر و سأل التی اعطیہ انفسی ما اعطی اللہ الاولین او یفہ بنوی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علیہ تنبوات قرآن مصروف گشتہ چنانکہ
فقیر فقیر نور الدین محمد بن القاری را محض از ہر امین معنی از ہر ہر ہا بخاور و قبل اللہ
سبحہ و افادہ و جعل ما قتبہ بالخیر و السحار و نام این رسالہ مقصود القاری
نہادہ شدہ امید کہ ہر کہ این رسالہ را نمیدہ بخواند و در عمل در آرد و لو اند کہ
قرآن سابق بخواند انشاء اللہ تعالیٰ انہ الموفق ربنا یتا

چهارم و اَلِیَسْرَی بَلِی عَسْرَی بَلِی کَلِی قَدَر تَمَّ مَقْدَم در بیان خارج حروف
بیست و نه گانه و بعضی از صفات ضروریه آن چنانچه همنه از پایان حلق که جا
سینه است الف از گواهی حلق درین بازار هر دو لب تا از سر زبان
بیخ تنایه علیا که در دندان پیش از جانب بالا است تا از سر زبان و نیز
از تنایه علیا جبهه از میان زبان ها از میان حلق خا از نای حلق که
جانب زبان است دال با اذال با تائے مثلثه را از گسترده سر زبان
در پنج رابعیه ذاب و ضاحک که سه میان تنایه علیا و دندان کرسی است
نهار از سر زبان و سر تنایه سفلی مسین بازار فحین یا جهم صاد یا سین صداد
از تمام کلمات زبان تا آنکه متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ
یا راست طائیر با ظا ایضا با تائے مثلثه صین یا خا غین یا خاف یا اذ
سر تنایه علیا و شکم لب یا سین تا از اقصای زبان از جانب چپ
اعلی کاف فرد ترانان لام بار او صیم یا یای موحده تحتانی حان
بار او و غیره از دهان لب رده از جوف همچون الف ها با همزه یا غیر
رده ایضا با صیم رده از جوف بیان صفات ضروریه و ازین جمله چهار
حروف مطبوعه اند صاد ضاد طاطا باقی همه مفتوحه بازار همه این حروف بست
و نه گانه هفت حروف مستطویه که مخم اند یعنی بر هر کیفی که باشد و الفی که متصل
انها باشد نیز مخم است و مجموع این درین کلیات است خصل صَخْط
قط باشد باقی همه مستطویه که مخم اند یعنی باریک مگر صاد و لام است که تقصیه
دارد و چنانچه باید ان شاء الله تعالی و الفی که متصل بحروف مستطویه باشد باریک

با وجود این که از حروف تاجیه حروف نشانه شده اند یعنی سخت دان و رین
 کلمات است آنچه نقطه بکث باشد باقی بجز آنچه اند یعنی نریم مگر پنج حروف
 که بین بر این میان سخت و نرم و مجزئ این کلمه ان عمر است فصل اول لام
 که بعد از نقطه اول و الله ح را باشد یا باشد اگر بعد از فتح و غنة و اربع شوقم است
 مثل قال الله و محمد رسول الله و سبحانك اللهم و ان لا اله الا الله
 و بعد کسره و مفتوح مثل بسبب الله و قتل الله فصل دوم د و لام ساکن دو
 حالت دارد داد غام و اظهار اگر بعد از دسه لام یا آید ادا غام است مثل هل لكم
 و بن ما بکرم و اگر بعد از تنان الحمد لله رب العالمین و رب الملائكة
 فصل سوم بیم ساکن سه حالت دارد داد غام و اختار و اظهار اگر بعد از دسه
 میم آید ادا غام مثل منصفه كلمة الله تا آید انفا مثل و ما هبهم يومئذ
 و اگر بعد از تنان الحمد لله و انتم علیهم فصل چهارم نون ساکن و
 تنوین چهار حالت دارد اظهار و ادا غام و قلب و اختار اگر بی ایتما یک از
 حروف حلقی آید اظهار مثل من اهن و منصفه و من حقیقه و من علیهم
 و من خاف و من غل و من اب الیهم و نحو ذلک و حروف حلقی شمش
 است و بین بیت سه حرف حلقی شمش بود و اگر نور علین و حمزه با و جاز
 غا و علین علین بود و اگر بعد از اینها یک از حروف پیرامون آید ادا غام شود و ان
 و فروع است ادا غام بی غنة و با غنة و اگر بعد از اینها از حروف پیرامون را
 یا لام آید ادا غام بی غنة و با غنة مثل من ربهم و من لدنهم و نواب
 الرحیم و انزل الیهم و در بانی حروف که جامع آن کلمه یوم است

از نام یا خنده اگر در رد کلمه باشد مثل من يقول ومن قال ومن ما ومن
نور ولفظ من بهنون وحق ابا وعظما وشر ابا من حبه وخبیر
نکلا و اگر در یک کلمه باشد انما باید کرد مثل دنیا و دنیا و صنوا
و تنوان و اگر بعد از و سه یا آیه قلب یا میم باید کرد مثل من بعد هم
و فی این سه در حرف یا قلمه اخذ چنانکه با غنه ادا باید کرد و تخمیری
ختم ختم است که دایره باشد مثل ومن تاب و جنات تجري ومن
نمرو صبا هم الى عین ذلک و معروف انما یا نزه اندک شایع مذکور
من من من طظف ن فی فصل پنجم و اس که متحرک بفتحه و منه
نفخیم است و یکسره مرقق و اس که ساکن غیر وقفه اگر بعد از فتحه باشد مفهم ادا
کرده شود مثل جودا و انظر الى العظام و بعد از کسره تفصیل دارد یعنی
اگر بعد از کسره اصلیه متصل واقع شود و بعد از کسره ماضی باشد مانند اجدو
و بعد از کسره منفصل مثل سرب اسرجو یا بعد از ری حرفی از حروف استعلیه
باشد مثل مرصاد فرط من و فو قه نفخیم ادا کرده شود و در کلمه فوق
کالطود انقطیم در سوره شمس و وجه است ترقیق و تفخیم و اس که
وقفی چون بعد از فتحه یا ضمه واقع شود سفر و در سفر نفخیم باید کرد و بعد از کسره
ترقیق حق تر یا و اگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن مثل خیر و خیر
مرفق است و الا نظر یا قبل او باید کرد اگر یا قبل او مفتوح است یا مفهم
مثل من و کفر تفخیم باید خواند مگر در کلمه واللیل اذا لیس
در سوره الفجر که در آن دو وجه است اما ترقیق اولی است کما فی الزبیری

[illegible]

بما یسیده پس تا رک آن آتم باشد و ناخواند نش اولی است از خواندن او چنانکه در
شرح مقدمه محمد خجری آورده اگر چه فقوای عظام بسبب آنکه نماز فرض بین است
در زلت و ذلت و کون بعضی جا از تجوید و سحت کرده نماز با جز و داشته اند اما تبرک
امانت اینچنین کس فرموده اند معلوم است که معنی خطا و زلات فعلی ناشائسته
سبب اختیار از کسی که داناسه آن باشد صادر شدن است نه آنکه چیزی را که دانسته
از زلت گویم چنانچه در وسیله استیاده که یک از کتب فقه معتبر است آورده که سبب
آنکه داسه حر و عایت نواعد قرآنی عاجز باشد بر دل لازم است که باقی بماند و شب و روز
در تعلیم آن بکوشد و الا نمازش جایز نیست کما فی الفقه القدیر المعرف و منباین الامام
شرح الهدایه در رد و غیر نماز چون تلاوت قرآن نقل است و اداسه آن فرض
پس رد نیست که فرض را از براسه نقل ترک کند چنانچه در فتا و اسه کبیر
آورده است و او عبارت است از گفته تواعد قرآن است از استناد آن مابهر کما
فی الدقائق الحکمه شرح المقتده للشیخ الامام محمد بن الخضر ربیع و الا قاری قرآن آتم
و داخل حدیث نبوی صلی الله علیه و آله و سلم رب قاسمی القرآن
و القرآن یلفه میشود چنانکه در شرح مقدمه ابن المصنف آورده که چه کسی
خود را ازین نقل محروم سازد که بسبب قرب الله تعالى باشد چنانکه امام احمد
حبیل مراتب الله تعالى را در خواب دیده و پرسید که یا رضایچه باشد که بسبب
آن قریب بحضرت تو توان کرد حکم شد که بکلام الهی احمد عرض کرد یا رب ما فهم یاب
فهم حکم شد با فهم یاب فهم چنانکه در احیاء العلوم آورده که اگر قرآن ایستاده و در
نماز بخواند بمقابل هر حرفی صد مرتبه عطا میشود و اگر گشته بخواند پنجاه مرتبه و در

غیر مانا اگر با خود باشد و پنج دست وی و نه و صد و سی و یک نفره المصباح یا تو نامه
 دیگر که بعضی از آن در دیباچه این رساله نوشته شده است و نیز در آنکه قرآن عبارت
 از قرات سبعه است بلکه عشره که از درگاه باری تعالی نازل شد پس اگر حرف یا حرکتی
 از خود پادشاه کند که در دو شهر قرات سبعه ازین است که از خلفا رسالتین
 از بعضی موم در خواندن قرآن غلط واقع میشد پس اتفاق اکابران زمانه چنین
 افتاد که هزار مابهران قرآن در شهر که مصحف امیر المومنین عثمان رضی الله عنه
 باشد از روی آن مصحف تعلیم کند مسلم و الا معتبر نباشد پس امام نافع را در مدینه
 منوره مطهره و امام کثیر را در مکه منکره و امام ابو عمر را در بصره و امام ابن عامر را در
 شام و امام عاصم و امام حمزه و امام کسانی را در کوفه قرار داد و هر یک بنحیه
 از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم بایشان بواسطه اسنادان رسید بود
 تعلیم کردند و این سبب شهره ایشان گشت و این رباعی جامع شهر را ذکر است

رباعی در مکه نخست این کثیر است امام	در بصره ابو عمر و در قنم
نافع ز مدینه ابن عامر از شام	عاصم و حمزه کسانی از کوفه تمام
چنانکه قرات امام عاصم بروایت بکر و حفص درین دیار مشهور گشته و در مدینه قرات امام نافع بروایت قالون و در شام و در مکه قرات امام ابن کثیر و در ایران قرات در بصره قرات امام ابو عمر بروایت عاصم و موسی و در شام قرات امام طاهر بروایت هشام و ابن زکوان و در کوفه قرات امام عاصم بروایت بکر و حفص و قرات امام حمزه بروایت خلف و خدا و قرات امام کسانی بروایت ابو اخطار و دوری و در یافته و سبب رواج قرات امام عاصم درین دیار است که حضرت امام اعظم شاکر و	

در این کتاب
 از بعضی موم
 در خواندن
 قرآن غلط
 واقع میشد
 پس اتفاق
 اکابران
 زمانه چنین
 افتاد که
 هزار مابهران
 قرآن در شهر
 که مصحف
 امیر المومنین
 عثمان رضی
 الله عنه
 باشد از روی
 آن مصحف
 تعلیم کند
 مسلم و الا
 معتبر نباشد
 پس امام
 نافع را در
 مدینه
 منوره
 مطهره و
 امام کثیر
 را در مکه
 منکره و
 امام ابو
 عمر را در
 بصره و
 امام ابن
 عامر را در
 شام و
 امام
 عاصم و
 امام
 حمزه و
 امام
 کسانی
 را در
 کوفه
 قرار
 داد و
 هر یک
 بنحیه
 از
 حضرت
 رسالت
 پناه
 صلی
 الله
 علیه
 و آله
 و سلم
 بایشان
 بواسطه
 اسنادان
 رسید
 بود
 تعلیم
 کردند
 و این
 سبب
 شهره
 ایشان
 گشت
 و این
 رباعی
 جامع
 شهر
 را
 ذکر
 است

<p> یک استادن درو بهتر تر است یک بگشتن ازان اولی تر است جمله سر اور تنفس مانده اند قبل پنداری میان واقفان وصل کن آنجا و هم پیوسته خوان و گرش یا بے مرکب بگذرے گر علامت ظاهر و انواران عفو کن زدا نیکد ره و ده و قوت در بخوانی فاستحه شادش کنے </p>	<p> جیم جان بگذری زو هم رواست و آنجا زبستی هم در خور است صادر وقت مرتض خوانده اند قاف لیکن هر کجا باشد دران گرباب تو صله دروے نشان وقت کن هر جا که آیت نگرے خواب خاد او اندا اینجا نزان گفت عالم چند بیت در و قوت جن و دهرت گرش بادش کنے </p>
--	---

و علامت پنج آیت و علامت عشر آیت می نزد کوفیان و هر که بصیران آیت
 نوشته اند بجلالت آنجا این علامت نوشته اند لب و علامت پنج آیت حبیب
 هر جا که نزد بصیران عشر است این شکل نوشته اند عشر عند البصیرین و
 هر جا که آخر قصه است یا سخن تمام است یا امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در
 نماز جمعه آنجا رسیده است و بر کعبه رفته است این شکل نوشته است یعنی
 رکع عثمان رضی الله عنه و عدد آیات رکع بحساب هجده با حرف عین نوشته اند

تمام شد رساله مقصود القاری

نظم خوش بیان

<p> آیت قرآن که خوب در لکش اند یک هزارش و عدد یک در عید </p>	<p> شش هزار و شش صد و شش و شش اند یک هزارش و عدد یک تنی شده </p>
---	---

یک هزار اوست	یک هزار عشق قصه است
یا نصرت بحال است و عرام	صد از آن تبیج هیچ دور و غلام
شفت دشمن را نیست نسوختن از سبابا	در عمل نه دور قرار است نه کتاب
یکصد است و چارده سوره در آن	چارده سوره و گرده و نصف دان
گفت یک مردی قفیه پوششند ایضا	لفظ الله در کلام الله چند
گفتش بشنود من اسکی نام را	و هزار و پانصد و هشتاد و چهار
رقم شش چار باز نویسن	بهر تحصیل آیت قرآن
نصف اول از چار ضوخت	اولین نصف دوم شش گردان
سدس تبیج پنج سدس دیگر	حل حرمت نموده اند بیان
باقی و عدد و سید و مثل	قصص و امر و نهی در یکسان

۹۹۹۹

۹۹ ضوخت

۹۹۰۰ تبفصیل

۹۹۰۰ بدین تفصیل

۹۹۰۰ بدین تفصیل

آیت و عده	آیت و عید	آیت تبیج	آیت حل
آیت مثل	آیت قصص	آیت حوت	
آیت امر	آیت نهی		

قائده منقول است از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات
قرآن مجید که شش هزار و شش صد و هشت اند چهل و صد آیت در توحید است

است و یک هزار و دویست و شصت و یک اسم و یک هزار و دویست و شصت و یک
 و شش صد و شصت و چهار صد و شصت و یک اسم است و یک هزار و دویست و شصت و یک
 و یک هزار و دویست و شصت و یک اسم است و یک هزار و دویست و شصت و یک
 و یک هزار و دویست و شصت و یک اسم است و یک هزار و دویست و شصت و یک

مختار قصیدۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لست بنمیر و لست بمری
 مطلع بر قوائد قمر
 چار حال است با حرفت
 سومی قلب چارمی اخفا
 غنہ در وادیم و نون با
 حرف قلب است با چو انبت
 کہ شود غنہ ہم در دپیدا
 نفع و ضم قبل او بکروہ منا
 چون قل اللہ کن رقیق ادا
 ساز تغیم تار ہے ز خط
 چونکہ ساکن بود نظر کشت
 باکہ مضموم بہجہ مر سبب
 غیر تر قین نیست سیاح روا

بعد حمد و ثناء و مدح خدا
 بشنوا این چند بیت تا گروے
 ذرات تنوین نون ساکن را
 اول او غام دو گیرے اظهار
 هست و حرف بیرون او غام
 هست و شش حرف طلق اظهار
 در حرف بقیہ اخفا ساز
 لام اللہ را بکن تقفیم
 در بود کسیرہ پیشتر زبان لام
 را چو مفتوح گشت و یا مضموم
 راے کسورہ را بکن تر قین
 بین کہ ما قبل گر بود مفتوح
 ساز تقفیم در بود کسور

لست بنمیر
 مطلع بر قوائد
 چار حال است
 سومی قلب
 غنہ در وادیم
 حرف قلب است
 کہ شود غنہ ہم
 نفع و ضم قبل
 چون قل اللہ کن
 ساز تغیم تار
 چونکہ ساکن
 باکہ مضموم
 غیر تر قین

<p>یکی از حروف است شد بقرن و قول از علیا مثل ارجع و ما یضاهیه مثل رب ارجعون عند هذا که و اجماع جمله فصل همچو یو طے بسا و او دین به کیش صاف فی بطن و خطا جنبشش ده و سه بطن ادا هست قطعه ضعیف است از بیس بهم ساکن است و انا مثل گشتم بسا و هم فیه که در دو اصل بسیل است اول گفت و انعام و انبی و سبا در نه و دیگر است قطع سزا عین و تبیت و دو دیل و دیلا عین و مرجع یک و سه اول ص و اعراف و سابق طه جمله واجب گفتن فقه بغایات حضرت مولا</p>	<p>گفته اند که هر سه او آید همچو قرطاس و قرقه و حصاد یا که آن کسره عارضی باشد یا بود کسره و در هر کلمه که به تفخیم اندرین سه حال حرف مد است و او یا و الف همزه چون بعد حرف مد آید چون شور حرف تسلیه ساکن قطب بعد حرف قلقه میده ان در یکی از حروف بون آید سین ده میم را بجانب ضم یازده سورت است در قرآن فاتحه قارعه قمر حسان سورة الحافه علق فاطمه مین یا قنال و اسیسکم سمده و رعد و نخل و سبحانست باز در بحسب شد و انشقت باز در سجدتین یک شماره بهر عهد از دت کردم نظم</p>
---	--

<p> یک از حرف های استعلا شد بقرن و و قول از علما مثل ارجع و ما یضاهیه مثل رب ارجعون خند بذا کرد اجماع جمله فصل همچو پویشی بسا و او دین و بکش صاف فی یمن رخطا جنبش ده و سه بجن ادا هست فقط حضض ضفط استعلا از پس بهم ساکن اسے و انا مثل گنتم بهم فیما که در دوصل بسمل است ادلا گفت و انعام و انبی و سبا در نه و دیگر است قطع سزا عین و ثبت و دو و یل و ریل علق و ح لیک و را و لا ص و اعراف و سابق طه جمله واجب بگفتن فقه بنایات حضرت مولانا </p>	<p> مگر آن دم که بسا ام آید همچو قرطاس و قرقه مرصاد پاک آن کسره مازنی باشد یا بود کسره و در و گ کلمه که به تفخیم اندرین سه حال حرف مد است و او یا و الف بهره چون بعد حرف مد آید چون شود حرف تسلیم ساکن قطب جد حرف قلقله بیدان در یک از حروف بویست آید سیل ده بیم را بجانب ضم یازده سورت است در قرآن فائحه قارعه قمر حسان سوره الحافه علق فاطمه بینه با قنال و آل سیکم سجده و در عدد و نخل و سبانه باز در بحکم شد و انشقت باز در سجدتین یک شمار بهر عهد الزودت کردم نظم </p>
--	---

مِنْ دَانَ حَتَّى تَمُوتَ اور جو اُسکے مانند ہے مگر مینا کی سیاف اور نہ مینا
 اور قوآن مین اور عام نکرین اور واجب ہے مگر مینا اور فون مین جب
 و فون شند ہون جسطرح عَطَمَ مَسْرًا اَنْجَنَةً اور جو اُسکے مانند مین
 چھٹی فصل ادغام بلا غنہ کے بیان مین جب فون ساکن اور تنوین
 سا اور سلام کے پاس آجین نب فون ساکن اور تنوین را اور سلام مین ہے
 عَطَمَ اور عام کے جاوین جسطرح مِّنْ مَّرْبُوعٍ مَّقْشُورٍ مِّنْ كُنْ فَاصِلٌ ہے
 التَّحْقِيقُ سا توین فصل بیان مین ادغام مثلین کے مثلین کے معنی
 یہ کہ ایک ہی حرف دو بار پاس پاس آوے اور عام کیا جاتا ہے حسب حرف
 ساکن اپنے مثل مین یعنی ایک ہی حرف دو بار آوے پہلا ساکن ہو اور
 دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک مین لمجاوے جسطرح فَمَا تَمَاجُثُ
 تَجَارَتْ فَوْصُهُ اَنْ اَضْرَبَ بَعْضُكَ اَلْجَحْرَ مَا كِدْتَ هَلَكَ اَيْنِ مَا يُوجِمُهُ
 اور جو اُسکے مانند مین مثل اَمْتَوْ وَهَلُوا اَلْضَائِحَاتِ فِي كَوْمٍ کے نہیں
 ادغام ہوتا اس واسطے کہ ایسے مقام مین ادغام ہونے سے اس حرف کے
 نہ ہونے کی صفت جاتی رہتی ہے اس واسطے ایسے مقام مین ادغام درست
 نہیں ہے فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے مین یعنی واو الف یا ساکن اور
 اُسکے پہلے حرف کی حرکت اُسکے موافق یعنی واو ساکن کے پہلے ضمہ اور الف
 کے پہلے فتح اور یا ساکن کے پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوا اَلَا نَا فِي قَوْمٍ ایسے مقام
 مین برادغام کہین فائدہ باقی نہ ہے اُسکی صورت کچھ اور ہو جاوے مثلاً
 اَصْنَوْا وَهَمَلُوا مین ادغام کریں تو اَصْنَوْا ہو جاوے اور فُیْ یو مین ادغام

کریں تو فی ہوجاؤ سے آٹھوں فصل بیان میں ادغام منقار بین
اور تجانین کے یعنی وہ حرف جبکہ خارج پاس پاس ہے اگر ادغام کو بیان
میں ادغام کیا جاتا ہے تا طامین جسطح و قالٹ طافہ اور ادغام کیا جاتا ہے
طا تا میں جسطح لٹٹ لٹٹ اور ادغام کیا جاتا ہے تا مال میں وال تا میں
جسطح اُجٹٹ دَعَوَ لَکُمَا عَبْدُکُمَا کَرِکَ اور ادغام کیا جاتا ہے وال ظا
میں جسطح اذ ظک لَکُمَا اور لام تا میں جسطح قُلْ کَرِکَ بَلْ تَرَان اور جو اُس کے
مانند ہیں اور کُلْ تَرَان میں خفض کی روایت میں ادغام نہیں ہوتا پہلے
حرف کو ظاہر پڑھتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ کَرِکَ تَرَان میں بھی ادغام
ہوگا مگر یہ تا خفض سے روایت ہے کہ یا ہم میں اور تا وال میں ادغام کیا جاتا ہے
فقط عاقبہ کے نزدیک جسطح یا تَجْی اِشْرَکِبْ مَعَنَا یُکُفْ ذَا لَکَ تَوِیْن
فصل ۱۱ اس کے تفریق یعنی پڑھنے اور اس کے تفریق یعنی باریک پڑھنے کے
بیان میں را پڑھی جاتی ہے جب مفتوح یا مضموم ہوتی ہے جسطح رَبُّکَ تَرَان
اور باریک پڑھی جاتی ہے جب کسور ہوتی ہے جسطح رَبُّکَ تَرَان قَا یہ پڑھتا
اور باریک پڑھتا کب ہے جب را نہ تکر ہو یعنی اُسکو قوت نہ کسور ہو لیکن جب را
ساکن ہوگی تب اُسکا یہ حال ہو کہ اگر را ساکن ہوگی اگر ماقبل اُسکے فتح
یا ضمہ ہوگا تو پڑھی جاتی ہے جسطح قَرِیۃٌ قَرِیۃٌ یا نَہَا اور اگر را ساکن ہوگی
اور ماقبل اُسکے کسور ہوگا تو باریک پڑھی جاتی ہے جسطح قَرِیۃٌ قَرِیۃٌ مَرِیۃٌ
جب ماقبل را ساکن کو کسور عارضی ہوگا یعنی اصل میں وہ کسور نہ ہوگا پیچھے سے
آیا ہوگا مثلاً پہلے ساکن را ہوگا پیچھے سے اُسکو کسور ہوگا تو اُسوقت وہ پڑ

پڑھی جاوے گی جس طرح ان کے ساتھ آوازیں آساکن جیسے ما قبل کسور ہے
 حرف استعلا کے پاس اور حرف استعلا کے ساتھ ان الفاظ میں سب جمع
 ہیں خصوصاً مَنَظَرِ قَطِیبِ بھی وہ را پڑھتی جاوے گی جس طرح قرطاب میں فرما صا
 فَرَقَةُ فَوْقِ کی را پڑ اور باریک پڑھنے میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے کہ
 پڑ پڑھینگے کیونکہ اُس کے بعد حرف استعلا کا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ باریک
 پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہے اس واسطے کہ اس کے پہلے بھی
 کسور ہے اور اس کے بعد بھی کسور ہے لیکن پڑ پڑھنا لوگوں کا معمول ہے اور
 اگر ما قبل اس کے یا اسے ساکن ہو تو وقف میں وہ باریک پڑھی جاوے
 جس طرح خَیْرٌ مَسْکُونٌ اور اگر اُس کے ما قبل یا فو ملکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور
 اُس ساکن حرف کا ما قبل مفتوح یا مضموم نہ تو پڑ پڑھی جاوے جس طرح
 اَلْقَسْرُ الْمِیْبَةُ تَرْجِعُ اَلْاُمُوْمِ اور اگر اُس ساکن حرف کا ما قبل مکسور
 ہو تو باریک پڑھی جاوے جس طرح ذِکْرٌ مُبَشِّرٌ اور سوائے اُس کے دسویں
 فصل لام کے باریک اور پڑ پڑھنے کے بیان میں لام سب مقام میں باریک
 پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کی لفظ میں پڑھا جاتا ہے سو کہ جب اُس کا ما قبل
 مفتوح یا مضموم ہو جس طرح وَاللّٰهُ یُحِبُّ خَلْمُ اللّٰهِ عِبْدُ اللّٰهِ نَالِ اللّٰهِ
 یَفْعَلُ اللّٰهُ اور اُنہا اُس کے اور اگر اللہ کی لفظ کے ما قبل کسور ہو تو باریک
 پڑھا جاوے خواہ کسور اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں ملا ہے جس طرح
 وَاللّٰهُ لِلّٰهِ اور خواہ وہ کسور اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ میں نہیں ملا ہے
 اور ما قبل لفظ اللہ کے ہو جس طرح اَبَاتِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور سوائے اُس کے گیارھویں

فصل اسے ضمیر کے بیان میں نیچے جو اشارہ کے واسطے آئی ہوا اور اس کے
 مضامین ہوتے ہیں سو اسکا بیان یہ ہے کہ قاری قرآن کے وصل کرتے ہیں نیچے
 لاتے ہیں یا کو جھٹکتے ہیں کے ماقبل اور مابعد کا حرف متحرک ہو نیچے اسکو فتح یا کسر
 یا ضمہ ہوا اور لانے کی حقیقت یہ کہ اس میں اگر وہ مکسور ہو تو باز زیادہ کریں اگر وہ
 ماضی ہو تو دو وز زیادہ کریں اور یاداد جو زیادہ کریں سو مدہ ہو اور مدہ معلوم
 ہو چکا جس طرح کہ ہے اور اگر اس کے ماقبل کا حرف ساکن ہو گا تو نہ ملادیں گے
 جس طرح علیہ وغیرہ منہ مگر این کثیر اس صورت میں بھی لاتے ہیں اور
 قص بھی اس کے موافق ہیں نقطہ فیکہ تھا فامین اور یسر ضبہ لکھتے ہیں
 نہیں لاتے ہیں کیونکہ اصل میں یہ فیضناۃ لکھتے ہیں تو اس کے پہلے سکون ہے
 حرکت نہیں ہے حرف شرط کا آنے سے الف گر آہو تو حقیقت میں ہا کے پہلے سکون ہے
 اس طرح جو سورہ ہو میں نفقہ اور کھ ٹنڈ سورہ مریم میں اور کھ
 یسٹ سورہ طہ میں ہوا میں بھی نہیں لاتے کیونکہ یہ ماضی کی نہیں ہے
 بلکہ اصل لفظ کی اسے اور لاتے ہیں مانند یوسف یوسف ذلہ نصیب
 کے لفظ میں اور جو اس کے مانند ہے فائدہ اور مصنف رحمہ اللہ ذاک موت
 کو مفصل نہ بیان کیا اور پیر کے اشارہ سے پوچھا گیا اس واسطے اسکا ذکر
 چھوڑ دیا یہ ہو کہ اگر اس کے بعد کا حرف ساکن ہو گا تو پڑھ نہ سکیں گے بلکہ اس
 ساکن حرف میں ان خود لیا و گئی جس طرح ۞ اللہ لہ النزل منسول و خ لہ
 اشمائرت بارہویں فصل قاعدہ کے حرفوں کے حرفوں کے بیان
 میں اور حرف قاعدہ کے پانچ ہیں ان دو لفظ میں سب جمع ہیں قطب بجد اب

بیان قلم کا ان حروف میں ضرور دیکھو کہ اگر سیرت ساکن ہون لفظ کے
 اور بیان میں تو قلم کیا جاوے جس طرح قلموں قلموں قلموں قلموں قلموں
 اور اگر حرف قلم کا وقف لینے رہا تو میں ہو تو قلم زیادہ ظاہر کیا جاوے
 جس طرح خلافت صلاۃ فیصل اب یہاں پر قلم قائمہ اور قلم اسطرط
 نام پڑا کہ ان حروف کے ادا کرنے کے وقت میں گویا زبان کو جنبش ہوتی ہے
 خاص کر وقف کی حالت میں اور قلم کے معنی لغت میں آواز کرنے
 جنبش دینے کے ہیں خلاصہ یہ کہ حرف قلم کو سکون اور وقف کی حالت
 میں ذرا اسی حرکت دیتے ہیں نہ اس قدر کہ تشدید معلوم ہو اور نہ
 اس قدر حرکت دین کہ سکون جاتا رہے تری حرکت ہو جاوے
 باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہے تیرھویں فصل حرف استعلا
 کے پڑنے کے بیان میں حرف استعلا کے ساتھ میں خ ص ض
 ع ط ظ جیسا کہ اوپر گندھیکا استعلا اسوا سے نام پڑا کہ اُن کے ادا کے
 زبان اٹھ کے اندر اوپر کی طرف اٹھتی ہے سوا استعلا کے حروف پڑ پڑ جاوینگے
 خاص کر ان میں سے جو حروف طبقہ میں زیادہ پڑ پڑے جاوینگے اور لطیفہ
 حرف چار میں سے حرف ط ظ ا کو طبقہ اسوا سے کہتے ہیں کہ ان حروف کے
 پڑنے وقت زبان اوپر کی تالو میں لگتی ہے چودھویں فصل مد کے بیان
 میں حرف مد کے قلم میں الف مد آواز کے ساتھ اور ا قیل کی حرکت اُن کے
 مواضع یعنی الف کے اقبل کو تھوڑا اور با ساکن کے باقبل کو مضبوط یا ساکن
 کے اقبل کو کسرہ پر حرف مد کی پاس ہمزہ آوے اور حروف الی لفظ میں

ہوں تب مد کیا جاوے اور اس مد کو متصل اور جدا جب کہیں کے جسطرح
 اَوَّلُکَ مَلَکَہُ خَاوَشَاوَحْجِ مَمْنُوہ اور جو اس کے مانند ہے ابجد اگر وہ ہمزہ
 ایک لفظ میں ہو اور حرف مد کا دوسرے لفظ میں تو اس مد کو منفصل کیلئے
 اور متصل میں اور قصر و فون جائز ہے جسطرح کَمَا اَنْزَلْنَا اِلَیْہَا النَّاسَ فَاَلَا
 اٰتٰی اُنْہَا اور جو اس کے مانند ہے فائدہ مد متصل اور منفصل کہ چار الف
 کے برابر کھینچتے ہیں اور الف کا اندازہ یا نو معتبر قاری کی قرار است
 کے سننے سے معلوم ہوتا ہے یا اونگلی بند کرنے سے یعنی ہر الف کے واسطے
 ایک بار اونگلی کو بند کرے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الفی مد میں چار بار اونگلی بند
 کرے اور تین الف کی مد میں تین بار اور ایک الف کی مد میں ایک بار بند
 کرے اور قصر کا اندازہ ایک الف برابر کھینچے گا جو اور جب حرف مد کے پاس
 حرف مد غم یعنی شدہ آوے تو اس مد کو مد ضروری اور لازمی کیلئے جسطرح
 وَلَا اَصْلٰی تَحٰیۃً قَوْمَہُ اُنْحَا جُوۡنَ مَا مِیۡنَ وَاَبَۃً اور اسناد کے
 اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جب کا سکون وقف
 کی حالت میں باقی رہے اور جب کا سکون وصل یعنی آگے ملا کے پڑھنے
 میں بھی باقی رہے تو اس صورت میں مد کیا جاوے اور اس کو مد لازمی
 کیلئے جسطرح اَلَا تَعْرِیۡلَہُ فائدہ پہلی مثال وقف کی ہے یعنی
 اَلَا تَعْرِیۡلَہُ کے لام کو آگے نہیں لاتے اور دوسری مثال وصل کی ہے
 یعنی عَرِیۡلَہُ کے لام کو سکون کر کے آگے لاتے ہیں جیسا کہ تشدید پڑھنے کا
 دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے جب کا سکون وافی

عمر کی قرات میں تینے ابو عمر کی قرات میں ازجہم کے ہم گو ملک کی یہم
 میں اور الوصف کی فاکو فلیعیدہ کی فامین اور غام کر کے میں اور مثال مردن
 کی حسب طرح اہم امان امان اور مانند اسکے اور مثال مد کلین کی تراذ احبہ
 صبیحہ معاذیر کانی یکلین بک اور مانند اسکے اور حرمہ کا جو لیں ہے
 یعنی حرکت ماقبل کی اسکے روافین میں جو سودہ کیا جاتا ہے وقت کی حالت
 میں اور وصل کی حالت میں نہیں حسب طرح کویت غویب ہیبت الیضہ
 ہنئی اور جو مانند اسکے ہے اور اشد کا علم پورا اور ٹینک ہو اور اسی کی طرف سکو پھر
 جانا اور سبکا ٹھکانا ہی تمام ہوا ترجمہ زینت القاری کا خاتمہ علم تجوید میں
 ایک رسالہ مختصر اور پڑا معتبر جو تمام عرب میں مشہور ہے عربی زبان میں تھا اسکا
 ترجمہ ہندی زبان میں خاکسار علی جو پوری مشہور کر است علی نے کیا اور
 جا بجا اسکی شرح بھی دوسری کتابوں سے کر دی اور جو بعض مضمون سمجھ میں نہ آئی
 تھے تو اسکو اپنے قاریوں کے پیشوا حضرت سید ابراہیم ابن سید محمد معنی سے تحقیق
 کر کے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے نہ لکھا تھا تب اسکو استاد
 موصوف سے پوچھا فرمایا زینت القاری بعد اسکے سنا چاہیے کہ مصنف
 نے جو کہ بیان خارج حروف اور صفات حروف کا اور حروف کو اد کی نایت
 کا نہ فرمایا اسوا اسکے اس خاکسار نے تین نصل میں معتبر کتابوں سے مثل
 جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینوں کا بیان کر دیا کہ لوگ اسکے
 لیے دوسری کتاب کو محتاج نہوں امین اسکو بھی پارسین فصل
 پندرہویں خارج حروف کو بیان میں خارج اپنے نکلنے کی حکم خارج

حروف پچھروں کے نکلنے کے مقام اب جانتا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور
 نوادیس ہیں مگر لاکو چھوڑ کر اٹھائیس حروف کا بیان کرتے ہیں کیونکہ لاکوئی حروف
 علیحدہ نہیں ہے بلکہ لام الف سے لایا اور بیان منظور ہے اکیلے اکیلے حروف کا
 بیان مگر تہزہ داخل ہوا اُس بیان میں اور الف اور پھر وہیں یہ فرق ہوا کہ الف پر نہ کوئی
 حرکت آتی ہے نہ جزم جسطح مآد ولا اور تہزہ پر کیسی حرکت آتی ہے جسطح اللہ اور بھی جزم
 جسطح یا مگر اب بیان فواج کا مفصل سنو خلق میں تین مخرج ہیں اقصیٰ یعنی
 خلق کی تمامی شکم کی طرف اور اوسط یعنی پنج خلق اور ادنیٰ یعنی خلق کا سر
 منہ کی طرف تہزہ اور با کا مخرج اقصیٰ خلق ہوا اور الف تو فقط ایک ہوا ہے
 کہ اندر سے نکلتی ہو اور اوسط و ادنیٰ جو وہ ہوتے ہیں وہ بھی ایک ہوا ہیں اور
 جو وادیاہ نہیں ہیں اُنکے واسطے تو مخرج مقرر ہو جیسا کہ آگے آگیا اور بعضوں
 کے نزدیک الف کا مخرج اقصیٰ خلق ہوا اور اوسط خلق سے دو حرف نکلتے ہیں ح
 ح اور ادنیٰ خلق سے دو حرف غ خ اور منہ میں دس مخرج ہیں اور اٹھارہ حرف
 اُنسے نکلتے ہیں پہلا مخرج ن کا اقصا زبان اور اقصیٰ اوپر کے تالو کا اقصا یعنی
 شکم کی طرف دوسرا مخرج لہ کا اقصا زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا تھوڑا
 سا قاف کے مخرج سوا پر کی طرح یعنی کی طرف بہت کہ تیسرا مخرج ج شی کا زبان کے
 درمیان اور اوپر تالو کو دوسرا مخرج ض کا زبان کے کنارے
 اور منہ کے کنارے اور دانتوں گری لے پاس سوا اور اس حرف کو دونوں طرف
 سے پڑھ سکتے ہیں مگر بائیں طرف سے بہت آسان ہوا اور نقل ہو حضرت امیر المؤمنین
 عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ یہ صاحبین دونوں طرف سے

خوب ادا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ اسکے ادا کرنے کے وقت چاہیے
 کہ ہنسنے پر شکن پڑے یا سچوان مخرج ل کا آخر زبان لیجئے زبان کی نوک کے
 پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ن کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں
 کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس اور دماغ سے ساوا ن مخرج سا کا زبان
 کے سر اور اوپر کے دانتوں کے اندر سے اور مخرج اُسکا نون کے مخرج کے
 پاس سے اٹھو اُن طے کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے
 نوا ن مخرج طے کا زبان کے سر کی تیزی لیجئے زبان کی نوک اور اسکے
 دانتوں کے کنارے لیجئے بارہ سے دشتوان مخرج ش صا نرا کا زبان
 کی نوک اور اسکے دانتوں کے درمیان سے اور ہونٹھ مین دو مخرج ہین اور اس
 جارجون نکلتے ہین پہلا مخرج ش و کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر اور اوپر کے
 دانتوں کے کنارے سے دوسرا مخرج با م کا دونوں ہونٹھوں کے
 بیچ مین سے اور دماغ مین ایک مخرج ہوا س سے و حریف نکلتے ہین اور
 یہ نون اور سیم و مان سو کب نکلتے ہین جب سکون اور اخفا کی حالت ہین
 ہون فصل سوکھو مین بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے لیجئے
 اسکے نگاہ رکھنے کا بیان کہ اپنے نظام سے ادا ہو آب جانا چاہیے کہ
 لحن دو قسم ہر جلی اور خفی لحن کہتے ہین اعراب چوکے کو یا لفظ مین اُسکی
 اصل سو کچھ زیادہ کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہین حرف کے مخرج چھوڑنے
 کو اس طرح ہر حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو فارسی کو چاہیے ت ادوی
 سک مین اور ذال اور نرا اور ض اور ط مین اور ت اور ذ اور ط مین اور

صح اور کھین اور تے میں فرق کرے تاکہ اُس کے خارج اُلپ میں الجاویں
 اور دوسرے میں بات کا خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایک مثل کے
 آویں خواہ وہ دونوں ایک لفظ میں ہوں مگر متحرک ہوں مانند جھٹ
 کے خواہ وہ لفظ میں مانند قطع علی کے تو ایسے مقام میں چاہیے کہ ایسا
 پڑے کہ وہ عام نہ ہو جاوے یا دو میں سے ایک گرنے جاوے اور اسکا بھی
 خیال رکھے کہ جہاں دو حرف ایسے آویں کہ جبکا مخرج پاس پاس ہو مانند
 اکھڑا عَصَلٰی اور تَطْوِیْعَ سَخِیْمٰی کے تو انکو جدا جدا واکر دے اور ہمزہ کو خوب
 ادا کرے اور قاریوں نے کہا ہے کہ ہمزہ کو ادا کرنے وقت چاہیے کہ ناف الجاویں
 اور جہاں دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ میں آویں مانند عَاثِرٌ مِّنْ فَحَصٍ اِذَا ذَلَمَ
 کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سست نہ پڑے جاوے قائدہ لغز
 دو ہمزہ دو کلمہ میں آویں پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل
 الف سو کر نیچے صبطح تفعی الی اور اگر وہ ہمزہ مکسور ہو تو تسہیل یا سو کر نیچے
 صبطح یا السَّوْعَ الٰی اور اگر وہ ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سو کر نیچے صبطح
 سَوَّءَ اَحْمَالِیْمِہِ اور تسہیل لغت میں سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہیں ب
 جب پُر حریف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک اور نازک شاد
 ہو جیسا بطل اور بقی اور بکت اور کبک بکت کے ادا کرتے وقت یہ خیال
 رکھے کہ دال نہو جاوے خاص کر جمود قست کہ ساکن ہو مانند ثَقُلْتُ کے
 اگر ت پُر حرف کو بعد آوے مانند ثَوْرٌ وَ سَتَطِيرُ اَنْصَلِیْہِ کو تو ایسے
 مقام میں خوب خیال رکھے ایسا نہو کہ وہ بھی پُر ہو جاوے اور اگر ت

ساکن کے بعد خیالی یاں اوسے مانند فائزہ یلوا کانت کلمہ فائزہ
 کے کو خوب ادا کرے اور مثلاً کو کہ ضعیف یعنی بہت پھلکا حرف ہر جہاں
 ہو تو خوب رعایت کر کے ادا کرے خاص کر جب اس کے بعد اس کے پاس کو مخرج کا
 حرف اوسے مانند کلمہ لکھنا کہ برکت سہلہ ان مبراث السہوات حدیث
 ضعیف انہا اہلہ حدیث شریفہ کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کر کے
 پڑھنے کے لئے گاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہتین یا اسے فارسی یعنی ستر کے
 نہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو اور بعد اس کے ث یا ذ یا د
 ہاں باقی یاں باء اوسے جسطرح الخیون احدث مجذوذہ اہوہم
 رہنمائی کیجی کہ آخر خبا و جہاد مع کو بخوبی ملحق کے درمیان سے ادا کرنا
 چاہیے تاکہ نہو جاوے اور اگر اس کے بعد حرف استعلا کا اوسے تو خوب
 خیال کر کے ادا کرے جسطرح اخطت یخصخص الخیوخ کو خوب خیال رکھے
 جہمین پڑا ہوا اور غارت میں مل نہ جاوے یعنی آئین عین اولہ قات
 کی بونہ اوسے دے کے ادا کرنے میں خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ دست
 نہو جاوے خاص کر جب ستر کے بعد اوسے مانند واہرہ جہو کے اور
 اگر ساکن ہو اور بعد اس کے ث یا ج یاں یا ذ اوسے تو اسکو بخوبی
 ادا کرے اور زبان کو ذرا سا کینا اوسے جسطرح یرد ثواب اللہ نیاق جعل
 وحیل نا کھ یخص ذکرا تحت ساریقہ ساکن جب ث یاں کہ پہلے آوی
 تو بخوبی ادا کرے جسطرح تبدلہا اخص فاسا کو ایسا ادا کرے کہ اسکی صفت تکرار
 کی نہ جانی رہے یعنی ستر میں جو صفت تکرار کی یعنی دوہری آواز نکلتی ہو وہ جانہ پاوے

[illegible]

کو ایسا ادا کرے کہ پڑھو جاوے خاص کہ حیو قوت کہ اُسکے بعد پڑھو اُسکے
 جسطرح مَخَصَصَةٌ مَرَّحٌ مَا اللَّهُ نَ کو چاہیے کہ محافظت کرے جس میں پڑ
 ہو جاوے خاص کہ حیو قوت کہ ساکن ہو اُسوقت خوب لحاظ کریں کہ
 کہ انھوں نے جاوے بلکہ زبان پڑا دیا ہو وے جسطرح اَلْهَائِمِیْنَ یُوْمُنُونَ
 تو ایسے مقام پر انھوں کو کہ یہ مقام اَخْفَا کا نہیں ہے اَخْفَا کا مقام
 تو اور ہے جیسا کہ گذر چکا ہے مضموم یا مکسور ہو تب اسطرح محافظت کرے
 جس میں خوب ادا ہو جسطرح تَقَاوِیْتَ وَجَعَلْتَ لَا تَسْتَوِ الْقَضَىٰ خَاصَّ کہ حیو قوت
 کہ دو واو اکٹھا آوین اُسوقت خوب محافظت کرے جانتا چاہیے کہ اکٹھا
 ہونا دو واو کا پانچ طرح پہلے پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا متحرک
 اور حرکت ماقبل پہلے واو کی اُسکے موافق ہو یعنی ضمہ ہو تو اُس جگہ اوٹھام
 کرنا چاہیے جسطرح اَوَّوْهُمُ اَذَّوْهُمُ اَوَّوْهُمُ اَذَّوْهُمُ یہ کہ پہلا واو ساکن
 ہو اور ماقبل اُسکا مضموم ٹو چاہیے کہ ایسے مقام میں دونوں ہو نہ
 کو ملاوین جس میں واو درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اَمْتَوَا
 عَلَمُوا اور اسطرح اُس واو کو بھی ادا کرے جو بائے ضمیر کے بعد آوے
 سب کو ملاتے ہیں اور ملانے کے لئے گذر چکے جسطرح نَسَّیْتُمْ
 لَہُ وَاَوَّیْتُمْ تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت
 پہلے واو کی اُسکے موافق ہو یعنی پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جسطرح وَوَّ
 وَاَوَّیْتُمْ قَاوُودٌ ایسے مقام میں بھی دونوں واو کو خوب ادا
 کریں چوتھے یہ کہ دونوں واو متحرک ہوں جس طرح وَوَّجَّوْهُمُ وَوَّجَّعَ

حَدِّ الْخَفْوِ وَالْمُتَاخِجِينَ بِكَ بِسَلَاوٍ مُشَدَّدٍ هُوَ أَوْ دُوسَرَا مُتَحَرِّكٌ بِطَرَحٍ
 جَا الْخَلْدُ فَوَدَا الْاَصَالِ لَوَانِ سَبْ مَقَامِ مِیْنِ دُونِ وَادِ كُو خُوبِ اِدَا كَرِ
 لَکَا کُو اَصْطِیاطِ کَرِ نَاجَا سِی تَا حِ کِ بُو نَ اَوَسِ خَاصِ کِ حِسْوَ تِ کِ اِسْیَ قَرِیْبِ
 اَلْخَرَجِ حَرْفِ کِ پَاسِ اَوَسِ جِطْرَحِ وَ عَدَّ اللّٰهُ حَقًّا مَعْمَهُ سَلْبَهُ یَ کُو
 اَصْطِیاطِ کَرِ نَاجَا سِی کِ خُوبِ پَا کِزَہِ اَوَدِ اَسَانِ اِدَا اِہْوَابِ جَانِ نَاجَا سِی کِ اَلْکُطَا
 اَنَادِ دِیَا کَا چَارِ طَرَحِ پَرِ ہِی اِکِ یَدِ کِ پِیْلَی یَا سَا کِنِ ہُو دُوسَرِی مُتَحَرِّکِ اَوَرِ حَرْکِ تِ
 اَسِ پِیْلَی یَا کِ مَاقِبِلِ اُسْکے مُوَافِقِ لَیْنِ کَسْرَہِ ہُو تُو اُسْکُو اظْہَارِ کَرِ چَا سِی لَیْنِ
 صَافِ ظَاہِرِ کَرِ مِیْنِ تَا کِ اَزْ عَامِ نَہُو جَا وِے جِطْرَحِ فِی یُو لَیْنِ فِی یُو رَا
 اَوَرِ اِیْطَرَحِ پَرِ اِھِیْنِ اَسِ یَا کُو جُو بَعْدِ اِسِ فَمِیْرِ کِ جِطْرَحِ لَامَتِ مِیْنِ اَوَسِ جِطْرَحِ
 لَقُو مِہِ لَقُو مِ دُوسَرِ یَدِ کِ پِیْلَی یَا مُتَحَرِّکِ ہُو اَوَرِ دُوسَرِی سَا کِنِ اَوَرِ حَرْکِ اُسْکِ
 اُسْکے مُوَافِقِ نَہُو جِطْرَحِ اَلْخُسْنِیْنِ قِیْسِ یَدِ کِ دُونِ یَا مُتَحَرِّکِ ہُو نِ جِطْرَحِ
 فِی لَیْنِ چُو تَہِ یَدِ کِ پِیْلَی یَا مُشَدَّدِ ہُو اَوَرِ دُوسَرِی مُتَحَرِّکِ جِطْرَحِ وَ فِی
 اللّٰہِ کَا یَ یُو رَا اِنِ سَبْ ہُو رُو تُو مِیْنِ دُونِ یَا کُو خُوبِ دَرِستِ اِدَا
 کَرِ نَاجَا سِی فَا نَدَہِ حَرْفِ بُو تِ کِ تِیْنِ مِیْنِ بَ وَ تِ اِگَرِ اِنِیْنِ سِے
 اِکِ حَرْفِ سِیْمِ سَا کِنِ کِ بُو رَا وِے لَو اَسِ سِیْمِ کُو اظْہَارِ کَرِ تَہِ مِیْنِ سِے لَیْنِ
 اَسِ سِیْمِ کُو پَرِ تَہِ وَ قِیْتِ حَرْکِ ضَمِّہِ کَا اِشَارَہِ کَرِ تَہِ مِیْنِ جِطْرَحِ عَلَیْہِمْ
 وَ لَا اِصَالِیْنِ رَاقِیْمَ وَ جِہْمَکِ عَمِ فِیْہَا قِیْمَ قَانِذِ رَا وَ مَا حَمَمَ
 بِمُو مِثْلِیْنِ تَا حَکَمَ بِنِیْمَ لَکِنِ سِیْمِ کِ بَعْدِ حَرْفِ بُو تِ مِیْنِ بَ اَوَرِ لَو اُسْکے
 اظْہَارِ پَرِ تَہِ اَوَرِ اظْہَارِ نَہِ پَرِ تَہِ مِیْنِ خِلَافِ ہُو لَیْنِ اظْہَارِ کَرِ نِیْکِ مِیْنِ اَوَرِ عِضِ مِیْنِ

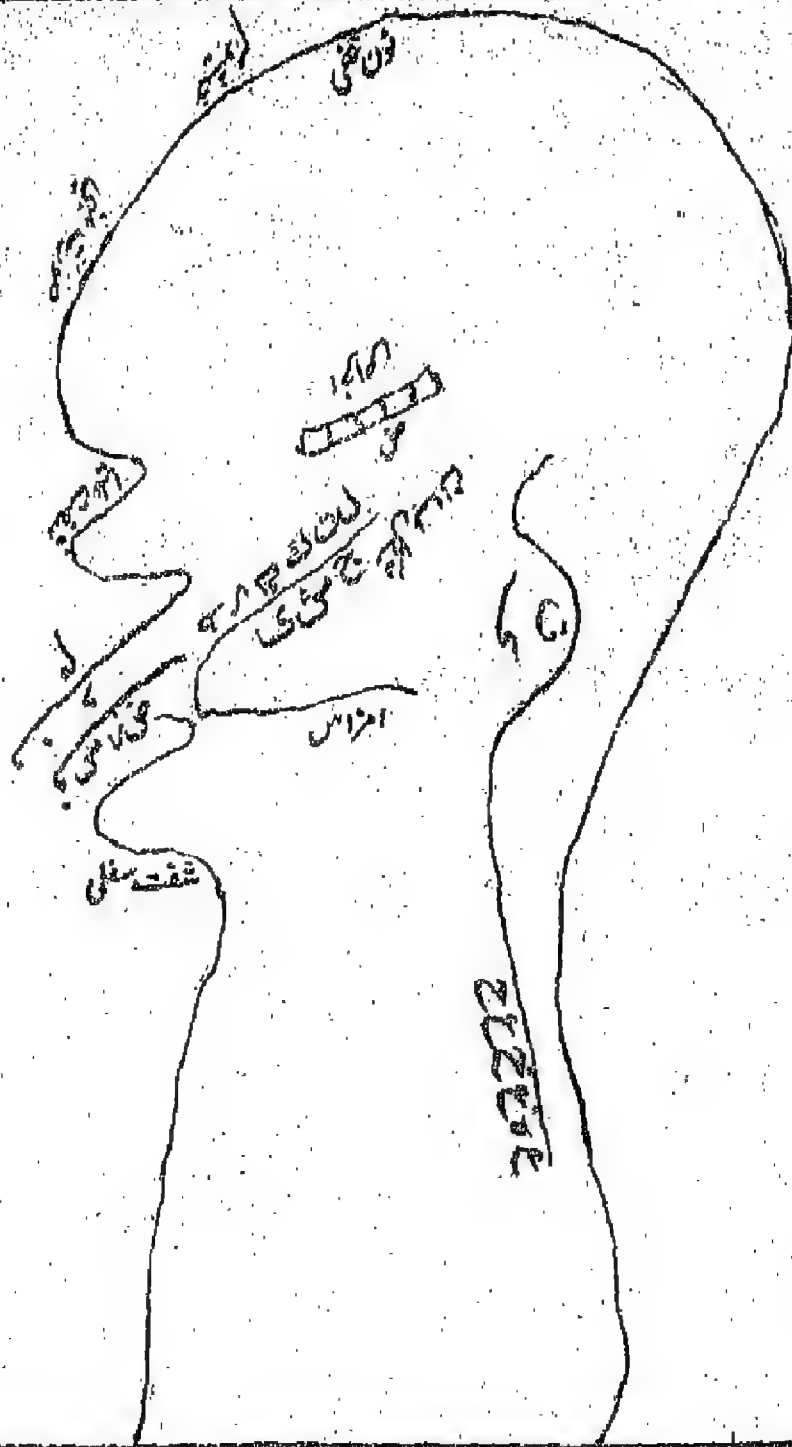
فصل ستر حوین حروف کی صفات کے بیان میں آپ جاننا چاہیے
 کہ حروف کی جو صفات ہیں تو ہر صفت کی ضد مقرر ہے ضد کے معنی اور لفظ
 یعنی بعض حروف کے واسطے ایک صفت مقرر ہے اور بعض کے واسطے
 اسکی اولیٰ صفت مقرر ہے مثلاً بعض حروف کی صفت نرم ہے تو
 بعضوں کی صفت کڑی اور بعضوں کی صفت دبی آواز ہے تو
 بعضوں کی بلند آواز سب کا بیان دل لگا کے سنو حرف مہموز
 دس ہیں تہ تشبیح سے نشی ص ف کس ہر ہس کہ غنفت
 میں دبی آواز کے ہیں تو ان حروف میں چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنی اُنکے
 خارج پر اُنکے آواز کے وقت ٹھہر نہیں سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہے بسبب
 انکی کم زوری کے اسواسطے اُسکا نام مہموز رکھا گیا اور وہ حرف اس ترکیب
 میں سب جمع ہیں فحشہ ثلثہ سکت اور خدان مہولہ حروف کی
 مہموز ہے کہ اُنکے آواز کے وقت اُنکے خارج پر ٹھہر سکتا ہے اور سانس ٹھہر جاتی
 تو دس مہموز ہوئے اور باقی اربعہ حرف مہموز ہیں اے تاج دذہنا
 من طاع نع ق ل م ن وی او پر جو لکھا کہ اوتیس حرف تہی کے ہیں اُس میں
 سے لام الف نکل گیا باقی رہے اٹھائیس اور بیان دس حرف مہموز تھے اور
 پھر اوتیس مہموزہ تو ہمزہ اور الف کو بیان جدا جدا کر کے وہ حرف ٹھہرایا
 اسواسطے اوتیس ہوئے نہیں تو اٹھارہ ہی ہوتے اور وہاں ہمزہ اور الف
 کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھو میں فب استج دط ق ک شدت
 یعنی سختی شدیدہ سخت حرف یعنی وہ حرف کہ جو زور دے لے ہیں ایسے کہ انکی قوت

کے سبب آواز جاری نہیں ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حروف شدیدہ اس
 ترکیب میں سب جمع ہیں اصل فطر بکثت اور مذ شدیدہ حروف کے رخوہ ہے
 یعنی نرم اور وہ پندرہ حروف ہیں ح خ د ن س ش ص ض ط ظ ع ف
 و ہ کی اور پانچ حرف ہیں کہ شدیدہ اور رخوہ کے پنج میں ہیں سماع ل م ن
 اس ترکیب میں سب جمع ہیں فن عمر اور حرف مدہ کے تین تین اس ترکیب
 میں سب جمع ہیں و ای اور انکو حرف مدہ کا اس واسطے کہتے ہیں کہ انھیں
 میں مدہ ہوتی ہو ان کے سوا دوسرے حروف میں نہیں ہوتی اور مدہ کے معنی دراز
 پڑھنا کھنچ کے پڑھنا اور مدہ کی مقصورہ میں تو ان میں حرف کے
 سوا سب مقصورہ ہیں یعنی کھنچ کے نہیں پڑھتے جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے
 پڑھتے ہیں قصر کے معنی کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ سات ہیں خ ص ط
 ظ ض ع ق جیسا کہ اوپر گذر چکا انکو حرف استقلال اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کے
 پڑھنے وقت زبان منہ میں اوپر کہ طرف بلند ہوتی ہو استقلال کے معنی بلندی
 کو جاننا اور ضد استقلال کی استقلال میں استقلال کے معنی نیچے ہونے والے اور حرف
 استقلال کے سوا سب حرف مستقلہ ہیں اور حرف مطبقہ چار ہیں ص ض ط ظ انکو
 مطبقہ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کے پڑھنے وقت زبان اوپر کے مالون لیتی ہو
 اور ضد ان حروف کی منفرد تو باقی سب حرف منفرد ٹھہرے منفرد کے معنی
 کشادہ منفرد اس واسطے نام رکھا کہ ان کے پڑھنے میں زبان کشادہ رہتی ہے
 حرف ضغیرہ تین ہیں ن س ص ضغیرہ لغت میں چڑھے کی آواز
 کا کہتے ہیں ان حروف کو ضغیرہ اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کے پڑھنے وقت منہ

میں ایک آواز ظاہر ہوتی ہے مانند آواز گنجشک کے جسکو ہندی میں گونہ یا
 کہتے ہیں اور ضد حروف صغیرہ کی جیسے کے معنی بڑی آواز تو باقی حروف میں
 بڑی آواز ہے اسواسطے جیسے نام پڑا حرف نقشی ایک ہے مٹی نقشی کے
 معنی لغت میں کشادگی اور پھیل جانے کے ہیں نقشی اسکا نام اسواسطے
 پڑا کہ اسکے پڑھنے وقت منہ میں ایک آواز ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر جھتر
 جاتی ہے اور حرف صغیرہ وہ ہیں سہائی صغیرہ معنی پھرنے والے انکو صغیرہ
 اسواسطے کہتے ہیں کہ پڑھنے وقت یہ حرف اپنے فخرج سے پھر جاتی ہیں لام تو
 اپنے فخرج سے پھر کے فون کے فخرج کے پاس پہنچتا ہے اور اس اپنے فخرج سے
 پھر کے لام کے فخرج کے پاس پہنچتی ہے اور حرف را میں صفت تکرار کی بھی ہے
 تکرار معنی دہرانے اور دوبارہ کہنے کے ہیں گویا کہ اسکے پڑھنے وقت تشدید
 سے معلوم ہوتی ہے اس سبب سے کہ را میں نہایت قوت ہے اور ضد صغیرہ
 کی ثابت ہے یعنی اپنے فخرج پر قائم رہنے والا تو لام اور را کے سوا سب حرف
 ثابت ہیں اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنی تکرار کا نہ مقدم ہونا پس را کے
 سوا سب حرف میں عدم تکرار ہے حرف مستطیل ایک ہے مٹی مستطیل
 یعنی دراز اسکو مستطیل اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکے اداس کے وقت زبان
 دراز کھینچی جاتی ہے یہاں تک کہ ضاد کے فخرج سے لام کے فخرج پاس زبان
 پہنچتی ہے اور ضد مستطیل کی قصر ہے تو ضاد کے سوا اور صرف قصر ہیں حرف
 ہوائی ایک ہے ہوائی اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکے اداس کے وقت حلق سے ہوا
 نکلتی ہے اور اسکو حرف جونی بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ الف جو سے نکلتا ہے

چونکہ اس نے اندر سے یہ حرف منہ میں سے نہیں نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہے
 حرف علت کے چار ہیں ہا وی ا کو حرف علت اس واسطے کہتے ہیں کہ ان کا
 حال بدل کر تا ہے ایک حال سے دوسرے حال پر ہوتا ہے ہن ا کو کبھی ساکن
 کرتے ہیں کبھی گرا دیتے ہیں کبھی بدل دیتے ہیں جیسا کہ حرف کی کتابوں
 میں مفصل مذکور ہے اور علماء عربیت کے ہمزہ کو حرف علت میں نہیں داخل
 کرتے ان کے نزدیک وای حرف علت کا ہر حرف قلقلہ کے پانچ ہیں ب ج
 د ط ق اس ترکیب میں سب جمع ہیں قطب حد بیان قلقلہ کا گذر چکا
 پس صفات حروف کی ہو چکی اور صفات حروف کو اور بھی کئی نام ہیں اس کو
 بھی ذکر کرتے ہیں کہ کام اس حروف صلیقہ یعنی جو حلق سے نکلے و خارج عن
 اس ترکیب میں سب جمع ہیں پنج ع فک اور حرف کو یہ یعنی جو نالو سے نکلے
 ہیں ق ک اور حرف اسلیہ یعنی جو زبان کے سر سے نکلے ہیں ص سی سہل
 حرف تہا لقیہ یعنی جو زبان کی تیزی یعنی نوک سے نکلے ہیں ظ ث ذ
 اور حرف شجر یہ یعنی جو منہ کے اندر سے نکلے ہیں ج ی ش اور حرف نشویہ
 یعنی جو سورتوں سے نکلے ہیں ر ل ن اور حرف لطیفہ یعنی جو منہ کے
 شکم اور نالو سے نکلے ہیں ط ت د اور حرف خفیفہ یعنی جو زبان سے
 کنارے سے نکلتا ہے اور اس کو ضربی بھی کہتے ہیں ض و اور حرف
 شقویہ یعنی جو ہونٹھ سے نکلے ہیں م ن اور واسطے خوب
 دریافت ہونے حال خارج کے اس جگہ شکل دیوان مع مقام
 خارج حرف لکھ دی گئی ہے

صورت الخارج



چنان اوقات کا جو قاری کو ضرور ہیں۔ اس میں وقف کرنا بقدم لہجہ کے
ضرور ہے وقف کرنا یا نہ کرنا دونوں جائز ہیں وقف کرنا لازم ہے والا منہ
کے فرق ہونے سے گنگاری یا کافر ہوگا وقف مطلق کی علامت ہے حج

وقت کرنا یا نکرنا دونوں جائز ہے مگر وقت بہتر ہے نہ تھوڑا سا وقت کرنا چاہیے
وقت کرنے میں اختیار ہو اگر کس تو جائز ہے اور نہ کس تو بھی جائز ہے ق
بعض کے نزدیک وقت ہو اور بعض کے نزدیک وقت نہیں ہے وقفہ
سکتی کی علامت ہو وقت قاری کو گمان ہو دے کہ یہاں وصل کرنا
چاہیے سو اسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مست وصل کر پھر حاصل وصل کرنے کی
علامت ہو لیکن وصل نہ کرنا بہتر ہے صلی وصل کرنا بہتر ہے یہی سکتہ کو تاہ کی
علامت ہوتی علامت اس بات کی ہے کہ جو وقت اوپر گزرا یہاں بھی ہے اور وہ
مختصر ہو فقط کہ ایک کا اور جبکہ وہ علامت ہو دین وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار
نہ ہونے کی علامت کا جیسا کہ ابھی جائز کا حکم جاری ہو گا اور اسی طرح چہ اور علامتوں
میں بھی لحاظ رہے

قرآن شریف کی حین لفظی تفسیر و تفسیر میں غلط فہمی سے کفر ہوتا ہے انکا بیان

جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ میں شترہ مقام ایسے ہیں کہ نہ برکی جگہ پر اگر پیش
 تازہ بہر پڑے اور پیش کی جگہ پر نہ میر یا نہ بہر پڑے اور نہ برکی جگہ پر پیش یا نہ بہر پڑے
 تو کافر ہووے نوزاد من و دلک اور اس پر شترہ والیکہ کفر میں تمام علما کا اتفاق ہے
 اسلیے سنئے ان مقاموں کی تفصیل لکھ دی تاکہ تلاوت کر نہ والے اس بلا عظیم سے
 بچیں پہلا مقام سورہ فاتحہ میں اگر انعمت کی تا پر پیش پڑے تو کافر ہووے
 دوسرا پارہ الم سورہ بقرہ کے ۵۱ رکوع میں اگر وَاذْكُرْ اٰیٰتِہٖ
 سَبَّحَہ کی تا پر فتح پڑے تو کافر ہووے تیسرا پارہ سورہ بقرہ
 کے شترہ رکوع میں اگر قَتَلَ دَاوُدُ حَبَالَ نُوْتِہ کی

وال ثانی کو پیش کی جگہ زیر پڑھے تو کافر ہووے چوتھا ملک الرسل سورہ
 بقرہ کے ۳ رکوع میں اگر وَاللّٰهُ يُفْنِیْکَ کے عین پر فتح پڑھے تو کافر
 ہووے ۵ پارہ ۶ سورہ نسا کے ۲ رکوع میں اگر مُبَشِّرِیْنَ وَ
 مُنْجِیِّیْنَ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۱۰ سورہ
 توبہ کے ۱۱ رکوع میں اگر اِنَّ اللّٰهَ بَرِّیْ مِنْ الْمُشْرِکِیْنَ وَمَا سُوْلُکَ
 کی ما کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۵ سورہ نبی اسر ایل کے ۲
 رکوع میں اگر وَمَا کَانَ مَعْنٰی بَیِّنَیْ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے
 ۸ پارہ ۱۶ سورہ طہ کے ۱۶ رکوع میں اگر وَعَفٰی اَدَمَ سَابِقَہ
 کی یا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۵ پارہ ۱۸ سورہ انبیاء کے ۶ رکوع
 میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کی تا کو فتح پڑھے تو کافر ہووے
 ۱۹ پارہ ۱۹ سورہ شعرا کے ۵ رکوع میں اگر لَیْکُنَّ مِنَ الْمُنْجِیِّیْنَ
 کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۱۱ پارہ ۲۷ سورہ فاطر کے ۱۶
 رکوع میں اگر اَکْمَلْتُ لَکُمُ الدِّیْنَ مِنَ عِبَادَةِ الْعُلَمَاءِ کی با سے لفظ اللہ پر
 پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۲۱ سورہ الصافات کے ۶
 رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَسْرَسْنَا فِیْہُمْ مِّنْ سَیِّئِیْنِ کی ذال پر فتح پڑھے تو کافر
 ہووے ۱۳ پارہ ۱۸ سورہ عتھر کے ۶ رکوع میں اگر اِنْمَالِیْتُ الْاَلْبَابِیْ
 الْمُصَوِّرَ کے واو پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۱۲ پارہ ۱۹
 سورہ حاقہ کے ۶ رکوع میں اگر لَا یَا کُلُّہٗ اِلَّا اِنْحَاطُوْنَ
 کے ہمزہ پر فتح پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورہ مزمل کے

۱۷- رکوع میں اگر قوت سے اترے رسول کے نون پر فتح پڑے تو
کافر ہووے ۶ پارہ ۲۹ پارہ مراسلات کے ۲۲ رکوع میں اگر فی ظلال
کی طاہر فتح پڑے تو کافر ہووے ۱۰ پارہ ۳۰ سورہ والنازعات کو ۲ رکوع
میں اگر انھا انت منیٰ ترا والی پر فتح پڑے تو کافر ہووے

تکم زینت القاری بون الیاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی الحدیث انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سئل کم انزل اللہ نقالے من کتاب
قال آتہ واربع کتب منها علی آدم علیہ السلام عشر صحف و علی شیت علیہ السلام
خمسين صحیفہ و علی ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفہ و علی براہیم علیہ السلام
عشر صحیفہ فی ثلاث لیلال مضین من شہر رمضان والنور انہ علی موسیٰ علیہ السلام
فی شتہ لیلال مضین من شہر رمضان والذیور علی داؤد علیہ السلام فی ثمانی
عشر لیلال مضیت من شہر رمضان والاخیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلاث
عشر لیلال مضیت من شہر رمضان والقرآن علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم فی شتہ لیلال مضین من شہر رمضان نقل من عمدة البیان
تفسیر القرآن ونیز در روایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکوار و در ماہ
رمضان در شب قدر کہ آن در شش شب است از عشرہ اخیرہ رمضان
از بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت العہد بر سہاے دنیا نزل یافت و از بنجا
در مدت سبت و سہ سال بر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجا سجا فرمودہ آمدہ
سینزدہ سال در مکہ معظمہ و دہ سال در مدینہ طیبہ و حق سبحانہ تعالیٰ آنرا بیکبار

تمام کمال بزرگ عمرش منزل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عطا فرموده
 بود چنانچه در اتبای بهشت هرگاه جبرئیل علیه السلام وحی می آورد و جناب
 رسالت آپ صلی الله علیه و آله وسلم پیش او ای آن شروع در تلاوت می فرمود
 او سبحان للی با حبیب خود فرمود و لا یجمل بالقرآن من قبل ان یقضی
 الیک وحیه یعنی تجمل کن بخواندن قرآن پیش آنکه او کرده شود پس
 تو وحی آن و نیز بدان اکابران دین در شناسان اهل یقین گوهر مدعی تعداد
 سوره و آیات و کلمات و حروف قرآن شریف را آنچه بسطک بیان آورده هر یک
 را بهیچ اختصار بیان کرده می آید پس تعداد سوره های قرآن شریف بقول زید بن
 ثابت یکصد و چهارده منقول است و این قول را صحیح گفته اند و در تعداد آیات
 قرآن مجید اختلاف است نزد کوفیان هردی از علی مرتضی کرم الله وجهه و جانشینش
 هزار و دویست و شش است ۴۲۳۶ و نزد بصریان هردی از ابن
 عباس شش هزار و دویست و شانزده است ۴۲۱۶ و نزد شامیان
 شش هزار و دویست و پنجاه آیه است ۴۲۵۰ و نزد مدنیان شش هزار
 و دویست و چهار آیه است ۴۲۱۴ و نزد کلبیان شش هزار و دویست و آزده
 آیه است ۴۲۱۲ و نزد عجمی اند این سه و شش هزار و دویست و هجده
 آیه است ۴۲۱۸ و بموجب اقوال عامه شش هزار و شش صد
 و شصت و شش آیه است ۴۲۶۶ و اعداد کلمات قرآن شریف
 نیز مختلف قیه است نزد حمید اعرج بنفعا و شش هزار و دویست و پنجاه
 و نزد عبید الغری بن عبید الله بنفعا و هفت هزار و چهار صد و سی و نه رقم

کرده اند و در اعداد حروف در همه قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است
 نزد عبد الله بن مسعود سه لک و سیست و دو هزار و ششصد و هفتاد و حرف
 اند و نزد مجاهد سه لک و سیست و یک هزار و یکصد و سیست و یک حرف اند و در
 اختلاف کلیات حروف و آیات در قرآن شریف نیست که یعنی یک
 لفظ را دو کلمه قرار دادند و بعضی یک کلمه را همچنین بعضی حرف را در یک حرف
 قرار دادند و بعضی دو حرف را همچنین اختلاف آیات که بعضی مثلاً هفت آیه
 در سوره شمار کردند و بعضی هشت آیه کردند پس این اختلاف بین الصحابه و
 العلماء صحیح و این مثل اختلاف قرات قرات فراسیده است که همه صحیح است
 و از این اختلاف کمی در یادنی قرآن شریف مقتضی نخواهد شد و الله اعلم
 بالصواب فقط و اعلم ان الاستعاذه اوجب من ادب الله تعالى ادب بها
 نبيه لقوله تعالى فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان
 الرجيم و بسم الله بر قول متأخرین مذکور صحیح است که بسم الله و اوایل
 سوره آیتی است از قرآن از ازاات للفصل بین السور پس استعاذه مستحب
 است و واجب نیز گفته اند و استعماله اما مانع هفت قرائع تلاوته یعنی هفت
 اخذ که از هفت قرائع است ثلثه میشود و از امام نافع مدنی رحمه الله
 علیه نیست اخذ بالضم الملائک المبین المبین من الشیطان اللعین
 الکافر المرائی الرجیم عن امام ابی کثیر کی الهاشمی رحمه الله علیه
 اخذ بالله العظیم من الشیطان الرجیم عن امام حفص السوی
 و ابو عمر و در بی امام الحرمین و العراق و الشام رضی الله تعالی عنهم

أعوذ بالله العظيم من الشيطان الرجيم ان الله هو السميع العليم من
 الشيطان الرجيم ان الله غفور رحيم عن امام ابن كثير في و امام نافع
 مدني رضي الله عنهما أعوذ بالله الشيطان الرجيم انه هو السميع العليم
 عن امام حمزة رضي الله عنه استعين بالله من الشيطان الرجيم ان
 الله السميع العليم عن امام حمزة كوفي رحمه الله نستعين بالله من
 الشيطان الرجيم والمختار لكل قراءه رحمه الله تعالى أعوذ بالله
 من الشيطان الرجيم پس استعاذه بقراءت قرآن شریف بنظر
 ظاهر ولايت آيت فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشيطان
 الرجيم ضرور است ان الله بصير بالعباد قائدهم في شئ يعني دين
 من در قرأت قرآن شریف بشوق است بدین ترتيب است روز جمعه از سوره
 فاتحه تا سوره مائده که پنج جزیه و بالا میشود و در شبته امده تا یونس پنج جز میشود
 روز یکشنبه از یونس تا بنی اسرائیل پا و کم چهار جز میشود و روز ووشنبه از بنی
 اسرائیل تا سوره شعر چهار جز پا و بالا میشود و در سه شنبه از شعر تا اوالصافات
 صفا چهار جز میشود و در چهارشنبه از اوالصافات صفا تا ق و نیم جز میشود
 روز پنجشنبه از ق تا آخر که چهار جز پا و بالا میشود بخواند و بعضی بجا سوره
 سوره مائده سوره نسا گرفته اند و گفته بشوق با نون
 روایت کرده اند و دیگر ختم اخراب است فالطغر و بعضی روز جمعه
 از فاتحه تا سوره انعام بخواند و شش جز پا و بالا میشود و در شنبه
 از انعام تا سوره یونس که پنج و نیم جز است بخواند و در یکشنبه

از سورہ یونس تا سورہ طہ کہ دہم چار جز میشود روز دوشنبہ از طہ تا سورہ
عنکبوت کہ چار جز پا و بالا میشود بخواند روز سہ شنبہ از عنکبوت تا سورہ
زمر کہ سہ جز یک رکوع میشود بخواند روز چار شنبہ از زمر تا سورہ واقعہ
کہ چار جز یک رکوع کم میشود بخواند روز پنجشنبہ از واقعہ تا آخر کہ دور کوع کم سہ و نیم جز میشود بخواند

تمام شد در سال عمده القرآن

و ایست حاصل کرنے ثواب کے دو خطبے کہ جامع جملہ سورہ قرآن شریف ہیں
اس مقام پر لکھے گئے اگر بعد تلاوت قرآن شریف پڑھا کر و ثواب بہت ہوگا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْفَقَ لِيَأْخُذَ بِالْكِتَابِ كُلِّ مَنَ الْقُرْآنِ يُبَيِّنُ لَهُ وَأَوْ
دَعَى فِي الْفُرْقَانِ وَالْإِيمَانِ وَالنَّسَاءِ أَحْكَامَ الْقَبَائِلِ وَالْخَيْرِ بِسْمِ
وَأَمَّا لِلْمُقَرَّبِينَ مَا تِلْكَ قُرْآنِهِ وَفَعَلَ الْإِنْفَامُ مِنْ أَنْفَامِهِ وَ
فَضْلِهِ الْعَصِيمِ وَمَنْ نَعَا عَنِ الْإِسْرَافِ وَانْتَهَمْنَا يَا نَفْعَالِ
أَلْغَنَّا لِيَوْمِ قِيلَ تَوْبَةً مِنْ أَنْفَاءِ لِقَابِ سَلِيمِ وَأَتَحَايُوتُنَّ وَهَوْدُ
وَكُوسُفَ وَأَمْرًا لِمَا عَسَى الْخُوفُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَنَسْرَتِ الْحَجَّ
بِمَنْ تَلَا الْحَجَّ وَاتَيْنَ الْإِسْرَافِيلَ وَأَخْبَسَ عَنْ أَهْجَابِ الْكَهْفِ
وَالزَّيْفِ وَبَشَرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ بِأَنَّهُ طَهَّ أَمَامَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ وَالنَّسْلِيمُ وَفَرَضَ الْحَجَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَهَدَى أَهْلَ الْبُرْجَانِ
الْفَرَقَانَ وَهَدَى بِهِ الْمُسْتَقِيمَ وَاجْتَمَعَ الشُّعْرَاءُ عَنْ مَعَارِفِهِ
وَكَا نَوَاسِدَ الشُّعْرِ وَكُلُّ فِي مَنَ لَئِلِ الْيُسُيْمِ وَنَهَضَ الْقَصَصُ عَلَى أَمْنِ

الْمُطَفِّفِينَ^{١٢٠} وَمَنْ لَمْ يَزِنْ بِالْقِسْطِ مِنَ الْمُسْتَقِيمِ^{١٢١}
 إِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ ذَاتَ الْبُرُوجِ^{١٢٢} وَظَهَرَ الزُّلْزَالُ^{١٢٣}
 أَعْلَى الْأَعْلَى الْمَسْرُورُ الْحَكِيمُ هُنَالِكَ تَعْتَبَهُ^{١٢٤}
 إِذَا طَلَعَ فُجُورُ الْبَاسِدِ لِمَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ^{١٢٥} وَظَهَرَ
 الْمُتَّقِينَ فِي الْبَاقِي شَيْءٌ الْإِيمَانُ وَانْتَهَى السَّبِيلُ الْيُسْرَى^{١٢٦} إِلَيْهِمْ
 فَلَهُ السُّجْدُ إِذْ تُسَمَّى الْخَمْسُ وَالْوُشْرُ وَالضَّلَى^{١٢٧} عَلَى الْإِسَانِ
 مِنْ أَفْضَلِ بَشَرِجِ الصَّدُورِ وَالْوَصْفِ الْجَمِيلِ وَالْمُحْكَمِ
 الْعَظِيمِ^{١٢٨} وَأَقْسَمَ بِالْمِثْنِ أَنْهُ كَمَلِ الْمَحْلُوقَاتِ^{١٢٩}
 مِنْ عِلْقٍ وَشَرْفَةٍ وَأَمْتَةٍ بَلِيَّةٍ الْقُدْرَانِ^{١٣٠} بِرَبِّهِمْ
 الْفَقْدِ وَالْعَظِيمِ^{١٣١} لَمْ يَكُنْ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ
 أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْظَرِينَ عَنْهُ بَلْ
 نَزَلَ لَهُمْ بِالْعَادِيَاتِ^{١٣٢} الْفَارِغَةُ لِكُلِّ مُلِكٍ^{١٣٣} لَهُ
 نَجْوٍ عَنْهُمْ التَّكَاثُرُ فِي الْعَصْرِ^{١٣٤} وَوَيْلٌ لِكُلِّ هَمَزَةٍ^{١٣٥} كَا صَحَابِ
 الْفَيْلِ^{١٣٦} وَكَفَارِشٍ وَمَا لَيْحُ الْمَاعُونِ^{١٣٧} مِنْ مَّوْعِدٍ مِنَ الصَّدَابِ
 إِلَّا لَيْمَ فُجِّلَ مِنْ أَعْلَى الْمُصْطَفَى^{١٣٨} نَهَارُ الْكَوْثَرِ فِيهِ^{١٣٩} الْمُؤْمِنُونَ
 وَمَنْعَهُ الْكَافِرُونَ^{١٤٠} وَآيِدُكَ عَلَيْهِمْ^{١٤١} بِالتَّصَرُّفِ تَبَتَّ^{١٤٢} الْيَرَى
 كُلُّ كَفَّارٍ أَفْلَمَ وَلَمْ يَقْنِ بِالْإِخْلَاصِ^{١٤٣} إِلَّا مِنْ أَمْنِ بَرِيٍّ^{١٤٤}
 وَالنَّاسِ^{١٤٥} وَابْتِغَاءً^{١٤٦} مِنْهُ وَمِرَاطُ الْمُسْتَقِيمِ^{١٤٧} وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
 رَبِّكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَصْدِ^{١٤٨} لِكَلِمَاتِهِ^{١٤٩} وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ^{١٥٠}

ثَمَّانِ الْحَكْمَةُ مِنْ بَعْضِ عَلَيْهِ وَهَدَى أَهْلَ السَّجْدِ
 بِاسْمِهِ وَكَفَرَهُمُ الْإِخْرَاقَ وَبَيَّاهُمْ دَاخِلَ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ
 فَاطَرِ السَّمَوَاتِ يَتَنَزَّلُ فِي الصَّافَاتِ
 صَادِقِ قَوْلِهِ بِأَطْرَافِ الْمَجْزَاتِ وَفِي
 بِالْآيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَصَتَ عَلَى أَفْوَاهِهِ
 بِجِيلٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَاسِيَةٌ
 مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَفَصَّلَتْ بِرَأْفَاتِ الْمَلِكِ
 شَوْرَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَنَاخِرَتْ لَهُ
 مَرْقَبِ نَوْمِ نَالِي السَّمَاءِ بِدُخَانِ صَبِيحِ وَتَوَى كُلُّ أُمَّةٍ جَانِبَهُ
 أَفْئِدَ أَهْلِ الْأَحْقَافِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَى
 فَلَمْ يَكُنْ وَالِى السَّلَامِ سَيِّدِ الْأَذَلِّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَأْسِ
 الْكِتَابِ لِسِدَّةِ الْقِتَالِ وَأَقْرَبَ بِالْفَيْحِ الْمُبِينِ وَعَمْرُ حُجْرَاتِ سَلِيمِ لَهُ
 الْقُلُوبِ بِنُورِ إِيْمَانٍ وَقَافِ السَّلَامِ أَخَاطَ الْعَالَمَ بِأَنَّ الْبَحَابِ
 الْمَطِيئَةِ بِمَرَادِ الْحَقِّ أَيْةً وَالْإِيْقَانِ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى بِأَصْدَابِ
 جَبَلِ الطُّورِ وَأَفْتَرَنَ فِيهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَنُونَ
 فَافْتَرَنَ بِهِمْ سَاعَةَ الشُّرُورِ وَبَرَا الشُّقُوقَ الْقُرْآنَ وَتَمَّعَ الْكَوْكُبِ
 وَاقْعَهُ الصَّلَاحِ عَلَى بَسَاطَةِ النُّورِ وَنَحَبِ الْحَدِيدِ مِنْ نَسَبِ
 الْحِمَادِ لَكَ فِي أُمَّتِهِ وَكَتَبَهُ وَعَسَى فِي الْحَشْرِ بِأَحْسَنِ مَقِيلٍ وَأَيُّهَا
 فِي صَفِّ الْأَنْبِيَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ إِيْمَانُ نَفْسٍ تِلْكَ فَخْمُ يَلِيمِ

إِلَىٰ سُبُلِ دِينِهِ قَائِمَةً الْقَذَابِ إِلَّا لِيَوْمٍ يُقَالُ لَهُمْ
 أَلَمْ نَكْفُرْكُمْ عَنْ أَعْيُنِ الْقَذَابِ إِلَّا لِيَوْمٍ قَوْلٍ لِلَّذِينَ
 الْفِيلُ مِنَ النَّاسِ لَا تَهْمُ لَهُمْ لَيْتُهُمْ وَأَسْبِيلُهُمْ وَأَكْبَرُ فَرْشُهُمْ
 أَمَدُوا مِنْ خَوْفِ الْحَشْرِ أَسَاءَتِ الْكَذِبِ
 كَيْفَ كُفِّرُوا عَنْ نَهْيِ الْكُفْرِ وَتَوْبَتِهِ
 وَتَبَسُّوا لِقَاءَ أَمْرٍ وَجَاءَ لَهُمُ اللَّهُ

حَيْثُ كُفِّرُوا مِنْ مَوَاسِلَ الْإِخْلَاصِ وَقُلْ أَسْوَدَ حَبَابِ الْفُلُوتِ مِنْ
 شَيْءٍ مَا خَلَقُوا وَمِنْ شَيْءٍ الشَّيْطَانِ وَمَا وَصَوْهُ وَقُلْ أَعْلَوْهُ وَبُكَرُوتِ
 النَّاسِ سَلَامَةً إِنَّا مِنْ بَيْنِ النَّاسِ أَلَوْ سَوَّاهُ أُنْجَانِ الَّذِي شَتَّى
 وَتُبَّكَانِ اللَّهُ بِكُمَا وَكَأَمِيلًا وَمَسْئَلِي شَيْءٍ ابْتِشِيرِ الْبَشَرِ مِنْ
 وَالشَّرَاحِ الْمُسْتَبِيرِ الْمَطْمَهِرِ الطَّاهِرِ وَالْقَهْرِ الزَّاهِرِ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ وَتَقَبَّلَ تَوْبَتَهُمْ

خاتمة المطبوع

الحمد لله الذي جعل في رسالة الجليلية من القاموس في مشيديات قراءته كلاماً باري
 مطبوع في مشهد في كتابه في - آي - واقع كانه من بصرى عالى
 خباب مطبوع في مشهد في كتابه في مشيديات صاحب بهار كودام اقبال مالک
 ۱۴۹۹۹
 مطبوع بهار جولاى ۱۴۰۰

CALL No. {

ACC. No.

14999

AUTHOR

TITLE

زینت القاری

14999			
زینت القاری			
Date	No.	Date	No.
THE For binding			
List No. 1/95			
23.6.15			



MAULANA AZAD
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be ret. above.
2. A fine of Re. 1-00 per vo. charged for text-books and per day for general books kept.